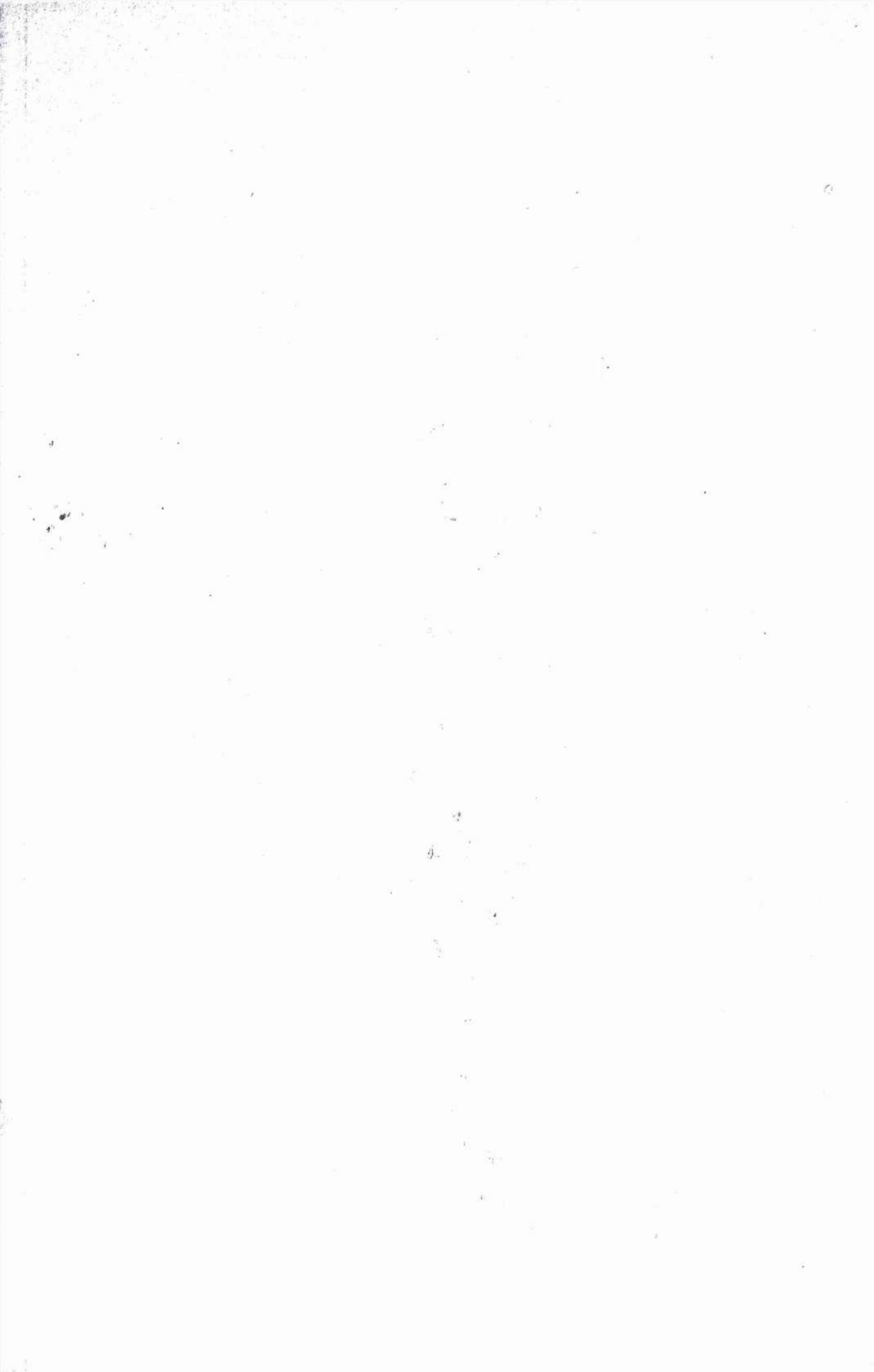




ظفر عباس ظفر

Designed by: Zulfiqar Azmi



مِرْطَابَسِ وَنَا

ظَفَر عَبَاس ظَفَر

اماف انٹر پرائیزز

AMAFHH ENTER PRISES

+1405129786

امانٹر پرائزز

AMAFHH Enterprises

سڈنی آسٹریلیا

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہے

قرطاس و فا	نام کتاب
سید ظفر عباس ظفر	مصنف
محسن مہدوی	انتخاب
کمیل نظیری	اهتمام
علی نظیری، چیر راجانی	مشاورت
سکندر زیدی، علی تفسیر زیدی	پروف ریڈنگ
محمد علی	کتابت
شان رضا نظیری	پیشکش
مسی 2011ء	اشاعت
1000	تعداد

”انتساب“

”شہدائے“

عزاداری

کے نام

آر۔ 687، بلاک 20، (انچولی) سادات کالونی، کراچی

موبائل: 0336-5141255, 0300-2727557

پبلشر

اماف انٹر پرائزز

AMAFHH ENTER PRISES

اماں ہم تو نظیری چمن کو کہتے ہیں
علیٰ کے عشق میں دیوانہ پن کو کہتے ہیں
اسی لیئے ہی تو عمران نے رکھا ہے یہ نام
اماں مجموعہ پنجتن کو کہتے ہیں

ظفر عباس ظفر

خصوصی تعاون

علیٰ حسین نظیری (نظیری فیملی)

زرینگرانی

امام حسن سینٹر سٹڈنی آسٹریلیا

سید زوار حسین شاہ (جسٹس آف پیس)

سورہ فاتحہ

مرحومین کے نام

مرحوم روشن علی نظیری

مرحوم شیر علی نظر علی

مرحومہ خدیجہ بائی بنت یوسف علی

مرحوم بندے علی حاجی محمد علی

مرحومہ گل بانو بائی بنت حمچی کریم

مرحوم حسین علی شیر علی

شہید حلیمه علی محمد

مرحوم رمضان علی شیر علی

مرحومہ گل بانو بنت شریف علی

مرحومہ گل بانو بنت شیر علی

مرحومہ زہرا بانو بنت شیر علی

مرحوم انور علی بندے علی

مرحوم بلاں حسین علی رضا

مرحوم محمد تبھی

مرحومہ مریم سیبو جی

مرحوم ملا عبد الحسین ولی

مرحومہ نرجس خاتون موسی پچیر

سورہ فاتحہ

مرحومین کے نام

مرحوم شیر علی قاسم علی وزیر

مرحوم علی رضا ابن علی حیدر (دنامیاں)

مرحوم عباس حیدر مرحوم غضنفر عباس

مرحوم علی عباس مرحوم قراحمد

مرحومہ حسینی بی بی مرحومہ جمیدہ بیگم بنت محمد محسن

مرحومہ سائدہ خاتون

مرحوم اصغر عباس، شہید افسر عباس

مرحومہ کشور سلطانہ مرحوم نیز کاظمی

مرحوم محمد قیصر زیدی

مرحوم علی امیر جعفری مرحوم ارشد رضا

مرحوم ڈی ایس پی عابد شاہ

شہید جعفر شاہ (اپنا سہارا)

زاکت بیگم بنت انور آغا

محمد مسلم مرحوم، محمد سالم مرحوم، محمد عاقل مرحوم

سیدہ نقیس فاطمہ بنت خورشید حسن

محمد عباس زیدی ابن رفیع الحسین

امام بخش چاچڑ

شہداء عزاداری

فہرست مضمائیں و کلام

صفحہ نمبر

فہرست مضمائیں

نمبر شمار

.....	1	تاثرات علامہ عباس کمیلی قبلہ
.....	2	تاثرات مولانا شہنشاہ حسین نقوی
.....	3	تاثرات مولانا محمد عون نقوی
.....	4	عرض ناشر..... عمران علی نظیری
11	5	عرضِ مصنف سید ظفر عباس ظفر
14	6	نعمتِ رسول پاک سنانے کی رات ہے
16	7	اگر چاہتے ہو کہ منزل پہنچو
17	8	بعضِ سرکار رسالت میں جو مر جاتے ہیں
19	9	ہم غلام آں ہو گئے
20	10	ہم ملنگوں کے لبوں پر ہے دعا
21	11	محفلِ نعمت سرکار میں کوئی
22	12	نزوی نورِ احمد پر چراغاں
23	13	نور بھی نور کے مینار بھی معراج پہ ہیں
24	14	شبِ معراج آنے سے تجھے کیوں
26	15	اے امتِ رسول خدا یا علی کہو
28	16	مولادارث ہے

30	محترم ہیں علی اور بیت خدا	17
32	ناوِ علی	18
36	حیدر ہے حیدر حیدر ہے	19
42	جتنے دریائے موادت میں	20
43	عطائے شیر خدا ہو تو شعر	21
44	علی کے چاہنے والے بڑے خوددار	22
46	”علی کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“	23
50	علی کا ذکر ہو جس میں وہ گھر	24
51	اپنے تاریک مقدار کو بدلنا سیکھو	25
52	کاشانہ علی کو رضواں سجارت ہے ہیں	26
54	کہہ کے بسمِ اللہ اللہ کی اماں تک آگئے	27
56	یہ آسمان یہ ستارے جو جنمگاتے ہیں	28
58	کہتے ہیں یہی طالب دنیا کے علاوہ	29
60	جو رسولِ زادی کے در پر سر	30
62	یا نبی آپ کی تصویرِ حسن	31
64	حسن کی صورت سے خود پیغمبر	32
66	جسے اللہ رتبہ دے وہ رتبہ	33
68	جو مصطفیٰ کے نور کا آئینہ	34

70 لے کر جواب طعنہ ابتر علی کے گھر	35
72 مصطفیٰ اور زہرا کے چین آگئے	36
74 جو ہیں مجزاتِ سرور	37
75 اس زیں پرے مرے پروردگار	38
77 میں درینی کا فقیر ہوں	39
81 عکسِ حسین پڑتے ہی شہکار ہو گئے	40
83 خونِ حسین سے کھلے کتنے گلاب	41
85 قدرت نے مجھکو ذا کر شیبر	42
86 جس سے راضی ہو خدا	43
88 آئیے جلوہ حضور مشہد و قم میں دیکھئے	44
89 رضاۓ سیدہ مقصومہ ہے رضاۓ رضا	45
91 بشر فریاد کرتے ہیں	46
92 مجھکو تاریکیوں میں سحر	47
94 خم در آل محمد پہ جو سر	48
96 ثبوت اس کا زمانے کے خشک و تر	49
97 حسن عسکری کی ثنا کرتے رہنا	50
98 اے میرے سخنی سرکار تر انام ہی ایسا ہے	51
100 روکریہ کہہ رہے ہیں عزادار	52

102	53	میرے مولا کرم ہو کرم
106	54	ایسی ہمشیر کہاں کوئی سوائے نہیں
108	55	ذکر ہو جیسے وفاوں کا
110	56	اے وفا و تمہارا خدا آگیا
112	57	ذا کر جو بنایا ہے چودہ معصوموں کا
114	58	نبی کی آل سے الفت بہت ضروری ہے
116	59	مولوی آج جو مردان بن اپھرتا ہے
117	60	دورنگی باتوں کو چھوڑو
119	61	ہم کو جاں سے پیاری ہے
121	62	معافی پاؤ گناہوں کے اعتراض کے بعد
122	63	سرکارِ دو عالم کے غلاموں کا نگر ہے
123	64	خوش کیا یوں عابدِ دلگیر کو مختار نے
125	65	نسلوں کو جو پرداں چڑھاتی ہے
128	66	کر بلا والوں سے جو لوگ وفا کرتے ہیں
130	67	ستم سے بر سر پیکار ہونہیں سکتے
132	68	رسول زادی پکس نے یہ ظلم ڈھایا ہے
134	69	نوحہ کناں ہیں نہیں مضطرب علی کے بعد
136	70	اے مومنوتا بوت ہے تیار حسن کا

137	71	دلوں سے جونہ مت سکی
140	72	نوحہ کرتے تھے یہی عابد بیمار حسین
142	73	سوتے ہو کھاں عباس
144	74	یہ شامِ کرب و بلا کا پیام ہے نینبُ
146	75	میں نینبُ ہوں مجھے چادر
148	76	قمر زہر اپنے نینبُ پکاریں
149	77	سکینہ کو شہہ دیں کی جدائی
150	78	باندھ کر ماتمِ شیر کا حرام چلو
151	79	کرب و بلا میں ہم سرور کا چہلم کرنے آئے
153	80	ملی رہائی تو عابد یہ کام کر کے چلے

”انقلابی شاعر“

بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر ظفر عباس ظفر کے ساتوں مجموعہ کلام کے بارے میں اپنے تاثرات نذرِ قرطاس کرتے ہوئے میرے پیش نگاہ صوت و آہنگ کی وہ قوس و قزح نہیں جو ظفر عباس ظفر کے سامع کو اپنے حصار میں جکڑ لیتی ہے بلکہ میرے خیالات کا محور و مرکز وہ ہستی ہے جو عصر حاضر کی تمام تر پُرآشوُب صورت حال، خطرات و خدشات کو اپنے بے مثال عزم و حوصلے کے پیروں تلے روندی ہوئی ہر فرم، ہر محاذ، ہر میدان پر ملت جعفریہ کی اس قدر تو انا اور بھر پور ترجمانی کا فریضہ انجام دیتی ہے کہ قوم کا ہر فرد ان کے نظم کئے ہوئے ہر لفظ کو اپنے دل کی آواز بنا کر ظفر عباس ظفر کی آواز میں شامل کرنا اپنے لئے باعثِ اعزاز سمجھتا ہے۔

دور کیوں جائیے، جعفریہ الانس کی جیل بھر و تحریک ابھی کل، ہی کی توبات ہے اس تحریک کو بے مثال بنانے میں جو کردار ظفر عباس ظفر نے ادا کیا وہ ملت کی انقلابی تاریخ کا جزو لازمی بن چکا ہے۔

”میں نہیں مانتا“ کی صدا ظفر کے تو اتنا سینے سے ابھر کر ایک طرف تو حسینیوں کے لازوال جذبہ حریت کی ترجمان بن گئی تو دوسری جانب اس صدانے زمانے کی جملہ استعاری و طاغوتی قوتوں اور ان کے آله کاروں کو لرزہ براندام کر دیا۔ جہاں ظفر عباس ظفر کو ان کے اس زندہ جاوید کلام نے آفاقی شہرت عطا کی وہیں قومی تحریک کو اس انقلابی کلام نے وہ تو اتنای عطا کی کہ جبراً مادہ حکمرانوں اور ان کے پس پشت سازشی عناصر منه چھپانے پر مجبور ہو گئے۔

ایسے ہی متعدد انقلابی کلام اپنے پُر جوش اور والہانہ انداز میں پیش کرنے والے ظفر عباس ظفر کو مختصر عرصہ میں وہ بلند و بالا مقام مل گیا جو بعض کہنہ مشق عمر بھر بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ یقیناً اس اعزاز و افتخار کے حصول میں مشیت ایزدی کی خاص کرم و عنایت شامل ہے جو اس جوان فکر اور ملت کے بے باک ترجمان کو بحق چهار دہ معصومین علیہم السلام عطا ہوا۔ میری دعا ہے کہ ظفر عباس ظفر کے جذبے، خانوادہ عصمت و طہارت سے ان کی پر عقیدت وابستگی ملت کیلئے ان کا بے لوث ایشار و خلوص اسی طرح تو انار ہے۔ وہ ہماری ملت کا ایسا قابل فخر اہاٹ ہیں جو کسی بھی قوم کیلئے سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بحق چهار دہ معصومین علیہم السلام ظفر عباس ظفر کو حاسدوں کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور وہ قوم کی آواز بن کر چار داٹگ عالم پر چھائے رہیں۔

علامہ محمد عباس کمیلی

سربراہ جعفریہ الانس پاکستان

جذبہ نگار شاعر

اس وقت اردو کے معروف و ممتاز شاعر جناب سید ظفر عباس ظفر کے ادبی، تہذیبی اور مذہبی عقیدتوں سے بھر پور مجموعہ میری عجوانہ نگاہوں کو اٹھک غم اور اٹھک شوق کی باہمی کیفیات سے گزار رہا ہے۔

یوں تو ظفر عباس ظفر حماں اشعار کیلئے خلق ہوئے ہیں مگر محمد و نعت و منقبت اور نوحہ سلام کا یہ مجموعہ بھی اسی حماں رنگ کے ساتھ ان کی طبع فکری کی عکاسی کر رہا ہے۔ زود گوا اور خوب گوش اس علاوہ نوا آوری، جدت اور کھونج لگا کر لکھنا ان کے مزاج میں ہے اگرچہ یہ مزاج جب ادب سے ہٹ کر کار فرما ہو تو نقصانات بھی کروادیتا ہے۔ جناب ظفر عباس ظفر اچھے شاعر ہونے کے علاوہ خوش لحن اور خوش گلو بھی ہیں۔ کوئی کی طرح کو کنا اور سامعین کو ہمہ تن گوش کرتے ہوئے ماحول کو اپنے مزاج میں ڈھاننا انہیں خوب آتا ہے۔ اگرچہ سید اظہر عباس ان کے بڑے بھائی ان سے پیش رو کامیاب نوحہ خواں و سوز خوان ہیں مگر جناب ظفر عباس ظفر نے اس فن و حرفت کو اپنا اور ہنا پچھونا قرار دے دیا۔ لہذا ماشاء اللہ پورے پاکستان کے علاوہ دنیا جہان میں اپنا ادبی اثر رکھتے ہیں اور مزید عظمت و ترقی کی را ہیں کھلی ہوئی ہیں۔

اللہ بطفیل چہاروہ معصومین علیہم السلام ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے۔

والسلام
سید شہنشاہ حسین نقوی

مَدَارِحِ اہلِبیتٌ بِلنْدِ مقامِ ظَفَرِ عَبَاسِ ظَفَر

از.....مولانا سید محمد عون نقوی

خداوند قدوس کو ذاکر پسند ہے کیونکہ وہ خود ذکر کرنے والا ہے اس کے صفاتی ناموں میں ذاکر ایک نام ہے اور وہ فرماتا ہے کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ ظاہر ہے کہ خدا جسم و جسمانیات سے مبراہے وہ کیسے ذکر کرے گا۔ ایسے کروہ کچھ انسانوں کو منتخب کرے گا کہ جو اس کے وعدے کو ذکر کے ذریعے پورا کریں۔ ایسے ہی لوگوں کو مدارِ اہلِبیت کہتے ہیں کیونکہ اہلِبیت نے آسمانوں میں احمد مرتضیؒ مجتبی شبیر و فاطر بنکر ذکر خدا کیا اب ذاکرین واعظین شعراء منقبت خواں سوز خواں خدا کے فضل سے ذکر اہلِبیت کریں گے۔

ایسے ہی بلند مقام محترم المقام مدارِ اہلِبیت ہمارے بچپن کے دوست منفرد و جدا گانہ شاعری کرنے والے بین الاقوامی شہرت کے حامل برادر سید ظفر عباس ظَفَر جنہوں نے کم عمری میں زیادہ نام کمایا۔ زم زم سے فرات تک، حرم سے اہل حرم تک نعمت و منقبت، شمع ولاء کعبہ سخن گلستانہ آل عمران کے ناموں سے بہترین مجموعہ کلام قوم کو دیئے اور بھر پورداد حاصل کی۔ اسی طرح نیا اور بہترین کلام قرطاسِ وفا میں جمع کر کے ملت کو تخفہ دیا ہے اس میں بعض کلام اپنی مثال آپ ہیں جس سے ظفر عباس ظَفَر صاحب کی ڈھنی پختگی صنف شاعری سے گہری وابستگی اور رموز شاعری سے آشنائی کا بھر پورا ظہار ہوتا ہے ظفر عباس بھائی کا شماراب اساتذہ میں ہونے لگا ہے بہت سارے نئے لکھنے والے ان سے رموز شاعری حاصل کرتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام شعراء ذاتی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک دوسرے کے دست و بازو بینیں اور ظفر عباس ظَفَر صاحب جلدی جلدی مجموعہ کلام قوم کو دیتے رہیں۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ظفر بھائی کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ آمین

مولانا سید محمد عون نقوی

سربراہ ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان

”شاعر انقلاب“

(عرض ناشر)

میں خدائے بزرگ و برتر کے حضور شکر گزار ہوں جس نے پختن کے دیلے سے
یہ اعزاز دیا کہ میں دور حاضر کے شاعر انقلاب سید ظفر عباس ظفر کے دوسرے مجموعہ کلام کو
منظیر عام پر لاسکوں ظفر عباس ظفر نے اپنے کلام اور کانوں میں رس گھولنے والے
خوبصورت ترجم کے علاوہ اپنے کردار سے اہل آسٹریلیا کے دل جیت لیئے اب آسٹریلیا کی
کوئی محفل ایسی نہیں ہوتی جس میں شاعر انقلاب کے شعر نہ پڑھے جاتے ہوں۔

شاعر انقلاب اگرچہ انہیں سندھ کے اکابرین کی جانب سے لقب عطا ہوا
ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا کلام اور انداز کلام ہر شخص کو یہی کہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

ہمارے مشاہدے میں ہے کہ وہ جعفریہ الائنس کی تحریک ہو یا آل پاکستان
شیعہ ایکشن کمیٹی کے احتجاج، تحریک جعفریہ کے جلسے ہوں یا تحریک نفاذ فقہہ جعفریہ
کے پروگرام یا پاسبانِ عزا کے اجلاس ہوں یا کوئی کے شہیدوں کے تعزیتی جلوس یا
شہیدوں کے جنازے ہر موقع پر اگر شاعروں میں کوئی سرفہrst رہے ہیں تو وہ یہی
نڈر اور بہادر شاعر سید ظفر عباس ظفر ہیں جس نے ہر موقع پر نئی نئی انقلابی اور تعزیتی
نظموں سے قوم کو جوش دلایا اور شہداء کے خانوادوں کی ہمت بندھائی، اگرچہ یہ خود بھی
ایک شہید کے بھائی ہیں جو حیدری مسجد کے بم دھماکے میں شہید ہوئے۔ ہم اہالیان
آسٹریلیا شاعر انقلاب سید ظفر عباس ظفر کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان سب
اعزازات کے لئے مولانے اُن کا انتخاب کیا ہے۔

دعا گو۔ عمران علی نظیری (نظیری فیملی)

”عرض مصنف“

”قرطاسِ وفا“ سے پہلے 6 مجموعہ ہائے کلام ”زم زم سے فرات تک“ ”حرم سے اہل حرم تک“ ”نعمت و منقبت“ ”شمعِ ولا“ ”کعبہ سخن“ اور گلدستہ آل عمران بارگاہِ معصومین علیہ السلام میں پیش کر چکا ہوں اور پروردگار کے حضور سجدہ ریز ہو کر مسلسل شکر ادا کر رہا ہوں کہ مجھنا چیز کو اتنی عزّت توں سے نوازا۔ میں اپنے محسنوں آغا آفتاب جعفری، مولانا محمد عون نقوی (ادارہ تعلیماتِ اسلامی) آصف کر بلائی اور نظیری فیملی کاشکر گزار ہوں کہ ان ہی شخصیات کے توسط سے میری تمام تصانیف منظرِ عام پر آسکی ہیں اور بارگاہِ رب العزّت میں دعا گو ہوں کہ پنچتین پاک انبیاء اپنی بارگاہ سے بہترین اجر عطا فرمائیں۔

خصوصی طور پر منتشر ہوں نظیری فیملی (علی نظیری عمران نظیری) اور آن کے خانوادے کا کہ ان حضرات نے میرے کلام کو زیورِ طبع سے آراستہ کر کے مومنین تک پہنچایا اور مجھ پر بہت احسانات کئے چہار دہ معصومین اس فیملی کو کوئی غم نہ دے سوائے غم کر بلہ۔ اس فیملی کو دنیا بھر کی خوشیاں نصیب ہوں اور آخرت میں بہترین اجر عطا ہو۔

خاص طور پر دنیا بھر میں اپنے چاہنے والوں کا ممنون ہوں جو میرے موعدتی سفر میں دعاوں کی صورت میں میرے ساتھ ساتھ ہیں اور میرے مسلسل تیزی سے آگے بڑھنے میں میرے مددگار ہیں۔ میں اپنے اساتذہ سید اظہر عباس (بڑے بھائی) پروفیسر کاظم زیدی (استادِ کجوجن سے میں نے اردو ادب کی تعلیم حاصل کی) شعراء اہلبیت مرحوم زاہد فتح پوری اور ساحر فیض آبادی اور دورِ حاضر کے بزرگ شاعر کلیم آل عبا حضرت شاہد نقوی کا احسان مند ہوں کہ ان حضرات کی نظرِ کرم سے مجھے یہ رُتے ہے حاصل ہوئے کہ آج

عالم تشیع میں مجھے جانا پہچانا جا رہا ہے۔

شگر گزار ہوں اپنی آئینہ دل شخصیات محترم علامہ طالب جوہری، ندیم رضا سرو، علامہ اسد جوہری، علامہ امجد جوہری، علامہ رضی جعفر صاحب، مولانا حسین مسعودی، قبلہ مرزا یوسف حسین صاحب، علامہ عباس کمبلی، محترم مرزا اطہر صاحب، علامہ اسد رضا بخاری، قبلہ فخر الحسین، قبلہ علامہ فرقان حیدر عابدی، قبلہ محمد عون نقوی، مولانا شہنشاہ حسین نقوی، مولانا شار قلندری، مولانا ضامن عباس، مولانا ناظر عباس، علامہ منتظر عباس، قبلہ وزیر ترابی، پروفیسر ساجد زیدی، قبلہ مظہر نقوی، قبلہ ارشد امیر عابدی، علامہ محمد علی عابدی، قبلہ شجاعت قمی، جناب نیر جلال پوری، محترم بلال کاظمی صاحب، محترم حیدر رضوی لکھنؤ اور پچھمن بھائی پروفیسر سبط جعفر زیدی، جناب فالق حسین رضوی، نور رضا بھائی، اشتیاق زیدی، محترم شبیر رضا صاحب، ممنون و تشكیر ہوں اپنے تمام پُر خلوص احباب کا جن میں کلیم اللہ، محترم عقیل شاہ صاحب، جناب چوہدری اطہر حسن، افتیال عموم، تو قیر زیدی، انوار جعفری، ممتاز حیدر حسین (کیپٹن)، شادمان رضا ناصر شاہ ہاشمی صاحب، محترم صابر شاہ صاحب، جناب اختر عباس صاحب، حکیم محمد احمد زیدی، نیز زیدی، شیخ عباس امیر حسین صاحب، برادر علی قدر، اصغر عباس (لکن) ڈاکٹر نذر حیدر بھائی محمد میاں، برادر جاوید الطاف، مقصود عالم ہمایوں، تو قیر عباس (کامی) سکندر زیدی، منصور زیدی، مجاہد زیدی، حسن قیصر، شاز، علی اطہار، قمر بھائی، شمر بھائی، عبرت شاہ، کمیل ظہور، حیدر عباس، جناب کلب عابد، جعفری، قاسم جوہری برادر حیدر علی، جناب ناصر حسین زیدی، بھائی ساجد جعفری، محترم شاعر حسین زیدی، اختر ہاشمی، گوہر جارچوی، نسیم الحسن صاحب، بھائی نور علی نور، جناب ریاض میر ٹھی، رضوان زیدی، شاہد سبزواری، وسیم بادامی، حبت علی، ندیم رضا (سماء) عرفان حیدر، فرحان علی، علی تفسیر حسن ایاز، فراز حیدر، یاسر طباطبائی، امجد صابری، پیغمبر عارف عابدی، تو نور زیدی، عباس حیدری، شبیہہ الحسین نقوی (لاہور) محترم جاوید حسن (پشاور) غفار، ڈاکٹر علی محمد (کینیڈا) جاوید شاہ صاحب، ظفر شاہ صاحب (صدائے وطن) جسٹس آف

پیس سید زوار حسین شاہ، برکت حسین، عمران رضوی، عباس علی (امام حسن بن شر) محمدی و یفیر سوسائٹی کے تمام ارائیں، محسن مہدوی، کمیل مہدوی، مرزا محمد عباس سڈنی، کینبر اور میلپورن کے تمام چاہنے والوں کا، بابر شاہ بھائی شاکر، قیصر چغتائی صاحب، سجاد ابڑو، امتیاز شاہ میر جت بہار بھائی بابل، ذاکر جواد شاہ صاحب، ظفر جعفری (عمتان) برخوردار حسین زیدی، حسین مانجی، حسن ناتھانی، مصطفیٰ ہیمانی، ہاشم بھائی، عابد بھائی، شمشاد حسین، کوثر عباس اور دیئی، شارجہ العین اور ابوظہبی کے دیگر احباب دارالسلام افریقہ کے تمام چاہنے والوں کا ان تمام احباب و محسین کا وقتاً فوقاً ساتھ میری رہنمائی کرتا ہے۔

حسب دستور میں اپنے خاندان کے تمام افراد کا احسان مند ہوں خصوصاً اپنے اہل خانہ کا کہ جن کے مکمل تعاون کے بغیر میرا سفرِ موادت ناممکن تھا۔ اور بارگاہِ مخصوصین میں دعا کو ہوں کہ یہ شاعری اور ذاکری کی عطا میری آنے والی نسلوں میں منتقل ہوتی رہے۔

آخر میں اُن تمام مومنین کا، عزاداروں اور محبانِ اہلبیت کا شکر یہ کہ جن کے نام قرطاسِ وفا پر نہ آ سکے اگرچہ وہ قرطاسِ قلب پر نقش ہیں اور مسلسل میرے لئے نیک خواہشات کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔

محتاج دُعا

سید ظفر عباس ظفر

بانی سفیر ان ادب پاکستان

سینئر واکس چیئر میں علی کوسل پاکستان

مدظم علی

اہلیانِ خیر پور مخالف و مجالسِ کمیٹی

نعت

نعتِ رسولٰ پاک سُنانے کی رات ہے
سوئے ہوئے نصیب جگانے کی رات ہے
کوئی ادھر ادھر کا فسانہ نہ چھیڑنا
یہ رات تو چراغ جلانے کی رات ہے
دیکر اذانِ نعت پڑھیں گے نمازِ نعت
یہ جاء نمازِ نعت بچھانے کی رات ہے
یہ رات صرف بھاری ہے ابلیس کے لئے
ورنہ یہ رات جشن منانے کی رات ہے
کہہ دے کوئی یہ مُنکرِ نورِ رسولٰ سے
یہ رات مسجدوں کو سجائنے کی رات ہے
جس پر سلام کرتے تھے جا کر مرے رسولٰ
اُس در کو سجدہ گاہ بنانے کی رات ہے
ہو جائیں ایک نامِ محمدٰ پہ سب کے سب
تفريقِ رنگ و نسلِ مٹانے کی رات ہے

مفتی کے بدعتوں بھرے فتوے نہ کر تلاش
یہ رات تو ثواب کمانے کی رات ہے
اے قاریو رسولؐ کی سیرت بیان کرو
یہ مصطفیؐ کے پاک گھرانے کی رات ہے
میشم بلاں بوذر و سلمان کی قسم
یہ عظمت رسولؐ بتانے کی رات ہے
تھے کون کون دوشِ رسالت پہ جلوہ گر
یہ بات بھی جہاں کو بتانے کی رات ہے
عمران پہلے شاعرِ نعمتِ رسولؐ ہیں
یہ ذکر اہلِ دل کو سنانے کی رات ہے
صدقة ظفر بے گا حسن اور حسین کا
یعنی درِ رسولؐ پہ جانے کی رات ہے

نعت

اگر چاہتے ہو کہ منزل پہ پہنچو تو پھر رہنمای کی ضرورت پڑے گی
شفاعت کی خاطر بروز قیامت رسول خدا کی ضرورت پڑے گی
جو بانیں گے سرکار مال غیمت سبھی لے کے جائینگے حسب ضرورت
 مقابل میں گر آگیا کوئی مرحاب تو پھر لافتی کی ضرورت پڑے گی
نہ مانگو مدد غیر اللہ سے تم ہٹو گے نہ ابلیس کی راہ سے تم
اگر چاہتے ہو ہلاکت سے بچنا تو مشکل گشائے کی ضرورت پڑے گی
زبان اور دل کی جو چاہو طہارت تو پھر کلمہ حق کی کرلو تلاوت
اگر روح کی چاہتے ہو طہارت حدیث کسائے کی ضرورت پڑے گی
اگر غاصبانہ طبیعت نہیں ہے اگر حق دبانے کی نیت نہیں ہے
اگر حق پرستی کا دعویٰ ہے تم کو تو کرب و بلا کی ضرورت پڑے گی
لکھو حمد قرآن کی صورتوں سے لکھو مدح عمران کی آیتوں سے
ظفر سیرت مصطفیٰ کے لئے تو دری سیدہ کی ضرورت پڑے گی

نعت

بعضِ سرکارِ رسالت میں جو مر جاتے ہیں
 وہ جہنم کی فضاوں میں بکھر جاتے ہیں
 کششی نوح بھی اُن کو نہ پچا پائے گی
 جو محمدؐ کے سفینے سے اُتر جاتے ہیں
 اب بھی لبنان کے میدان میں حسن نصر اللہ
 یا علیؑ کہتے ہیں طوفان سے گزر جاتے ہیں
 ٹڑ بنا دیتے ہیں شیبیرؓ گنہہ گاروں کو
 کربلا جاتے ہیں جو لوگ بکھر جاتے ہیں
 ایک بچے نے تو اژدر کے کیئے دو ٹکڑے
 کچھ نذر ایسے ہیں جو سانپ سے ڈر جاتے ہیں
 ٹھم کے میدان میں اک حارثؓ نعمان ہی کیا
 کہہ کے نجی تو کئی لوگ منگر جاتے ہیں
 حاجی برماتے ہیں تینوں پہ یہ کہہ کر پتھر
 کون کہتا ہے کہ شیطان سدھر جاتے ہیں
 کربلا کرتی ہیں پرواز ہماری رو جیں
 منگرِ آل نبیؐ مر کے کدھر جاتے ہیں

آن کو ملتا ہے خیابانِ فرزدق میں مکاں
شاعرِ آلِ نبیٰ کام وہ کرجاتے ہیں
 منتظر زیدی نے جوتے سے دیا بُش کو پیام
جو علیٰ والوں سے تکراتے ہیں مرجاتے ہیں
کاش اب کاتپ تقدیر یہ اعلان کرے
کربلا ہوکے مدینے کو ظفر جاتے ہیں

نعت

هم غلامِ آل ہو گئے
یعنی بے مثال ہو گئے

مصطفیٰ کے در پہ جا کے ہم
صاحبِ کمال ہو گئے

نعت کیا پڑھی رسول کی
ہم بھی لازوال ہو گئے

منکرِ شفاعتِ نبی
قبر میں نڈھال ہو گئے

کتنے رشدی کتنے بو لہب
خواب اور خیال ہو گئے

مل گئی ہمیں ولائے آل
ہم بھی مala مال ہو گئے

فیض ہے ظفر حسین کا
غمزدہ نہال ہو گئے

لعت

ہم ملنگوں کے لبوں پر ہے دُعا یا مصطفیٰ
اجر ہو ہم سے رسالت کا ادا یا مصطفیٰ
آج بھی اس جشن میں سرکار خود موجود ہیں
سب مسلمان کہہ اٹھے یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
آئیے ہر دور کے گتاخ پر لعنت کریں
آپ کے دشمن کی ہے یہ ہی سزا یا مصطفیٰ
شک کیا کس نے بوقت میں حُدیبیہ کے دن
کس نے کی گستاخیوں کی ابتدا یا مصطفیٰ
مانند ہیں ہم صحابہؓ کو انور کی قسم
لیکن ان کو جو نہیں تھے بے وفا یا مصطفیٰ
کہہ کے دیکھو خود منافق سامنے آجائیں گے
یا خدا اور یا علیؑ مشکل کشاء یا مصطفیٰ
آئیہ تطہیر سمجھتی ہی نہیں ناپاک پر
ہیں وہی طاہر جو ہیں زیر کسائے یا مصطفیٰ
کہہ رہے ہیں سجدہ رب میں یہ عمران و ظفر
ہے مسلسل آپ کی ہم پر عطا یا مصطفیٰ

نعت

مُحَفَّلِ نعت سرکار میں کوئی ناپاک آتا نہیں
 فطرتاً جو بھی اپلیس ہے آج خوشیاں مناتا نہیں
 جس کو اللہ توفیق دے وہ سُنا تا ہے نعت نبی
 جو ابو جہل کی نسل ہواں کو یہ ذکر بھاتا نہیں
 مَتْ بَلَندَ أَنْ سَأْ لَهُ دَرَكَ يَرِيْدَ بَلَندَ
 جو بھی گُستاخ سرکار ہو بارغ جنت میں جاتا نہیں
 نَعْرَةَ حَيْدَرِيْ يَا عَلَى الْمَدِ يَا رَسُولَ خَدَا
 یہ ہی نعرے تو ایمان ہیں جو منافق لگاتا نہیں
 عَيْدُ نُورُوز وَ عَيْدُ ہے جس کو مولاً کی تائید ہے
 آج دربار سرکار سے کوئی مایوس جاتا نہیں
 ہے وہی آدمی معتبر جس پہ ہوتا ہے غم کا اثر
 اُس کا ہنسنا بھی بیکار ہے وہ جو روتا رُلاتا نہیں
 ہیں اسی میں شفایا بیاں اور اسی میں ہیں شادا بیاں
 کھالے اک بار جو حاضری وہ کہیں مار کھاتا نہیں
 طاہر القادری نے کہا فرض ہے تم پہ شہہ کی عزا
 وہ یزیدی ہے جو شاہ کے غم میں آنسو بھاتا نہیں
 یہ جو نعمتوں کا دیوان ہے اصل میں درسِ عمران ہے
 اے ظفر کون ہے جو یہاں آکے قرآن سُنا تا نہیں

نعت

نُزولِ نورِ احمد پر چراغاں ایسے ہوتا ہے
خزانِ زاد و سنو جشنِ بہاراں ایسے ہوتا ہے

لگاتے ہیں محمد اور علیؑ کے نام کے نعرے
مسلمانو یہاں تکمیلِ ایماں ایسے ہوتا ہے

حصارِ کفر سے نکلا تو حُر نے کر دیا ثابت
حسینی فکر میں ڈھل کر مسلمان ایسے ہوتا ہے

سنائی کی نوک پر قرأت ہو یہ معراجِ قرأت ہے
ظفرِ قرآن پکارے وردِ قرآن ایسے ہوتا ہے

شبِ معراج

نور بھی نور کے مینار بھی معراج پہ ہیں

آج کی شب مرے سرکار بھی معراج پہ ہیں

سب سے پہلے جنہیں اللہ نے تخلیق کیا

ربِ اکبر کے وہ شہکار بھی معراج پہ ہیں

گفتگو کر کے یقین ہو گیا پیغمبر کو

آج تو حیدرِ کردار بھی معراج پہ ہیں

شبِ معراج کے احوال سے معلوم ہوا

مرضی رب کے خریدار بھی معراج پہ ہیں

سایہ بن کر جو رہے احمدِ مختار کے ساتھ

وہ رسولوں کے مددگار بھی معراج پہ ہیں

یہ بھی طے ہونا ہے کس گھر میں ستارہ اُترے

اس سعادت کے طلبگار بھی معراج پہ ہیں

جسِ معراج میں بیٹھے ہیں مگر لگتا ہے

آج سرور کے عزادار بھی معراج پہ ہیں

ہم کو مولا نے ظفر دی ہے جو مراجِ سُخن

اس حوالے سے قلمکار بھی معراج پہ ہیں

شبِ معراج

شبِ معراج آنے سے تجھے کیوں موت آتی ہے
فلک پر ان کے جانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

منا لیتا ہے سب تہوار وہ بھی غیر اسلامی
شبِ بعثت منانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

خلافت اور باغِ فاطمہ تو کھا گیا لیکن
نیاز و نذر کھانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

بزرگوں کے نہ ٹوٹے عقد اس پر چم کی حضرت میں
یہی پر چم اٹھانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

جلوسِ مدح اصحاب نبی تجھ کو نہیں گھلتا
غمِ سرور منانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

سقیے کی طرف تو شوق سے جاتا ہے اے واعظ
عزاخانوں میں جانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

احد، ہجرت، غدیرِ خم، جمل، صفين اور خیبر
یہی قصے سنانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

غلامی کی سند مانگی تھی جس دار سے ترے جد نے
وہاں سر کو جھکانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

بیکم رب جسے سرکار نے مولا بنایا تھا
اُسے مولا بنانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

جہاں نجی کا نعرہ ہے لب فاروقِ اعظم پر
وہاں خوشیاں منانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

سرِ خیر جو سرکارِ دو عالم نے لگایا تھا
وہی نعرہ لگانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

نبی کے چُپ کرانے پر بھی کل روتا رہا واعظ
تواب آنسو بہانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

تجھے بعضِ علائی لے ہی گیا آخر جہنم میں
مرے جہت میں جانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

میں جانوں کر بلا جانے جناب سیدہ جانیں
مرے رونے زلانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

مدینے کی تحریراً نے روایت کی ہے مکے کی
اُسے جھوٹا بتانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

پکاتا ہے تو حلوے گیارہویں کو ہر مہینے کی
مگر کونڈے پکانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

کیا تھا جو ظفر روزِ استِ اللہ سے وعدہ
وہی وعدہ نبھانے سے تجھے کیوں موت آتی ہے

مولاعلیٰ

اے امت رسول خدا یا علی کہو
دیں گے رسول پاک دعا یا علی کہو

دامن اگر ہوا ہو گناہوں سے داغدار
آکر خلوص سے در حیدر پہ ایک بار
اللہ بخش دے گا بطا یا علی کہو

ہوجاؤ گے تمام جہانوں میں سرفراز
رُخ کر کے کربلا کی طرف بعد از نماز
سب سے بڑی یہی ہے دعا یا علی کہو

حاصل رہے گی تم کو خداوند کی پناہ
مل جائے گا تمہیں بھی یقیناً خدا گواہ
بزمِ غدیرِ خم کا مزا یا علی کہو

اس بات کا گواہ ہے خیر کا واقعہ
تھے مُطمن علی کو صدا دیکے مُصطفیٰ
چاہو اگر خدا کی رضا یا علی کہو

آسان ہوتی جائیں گی دنیا کی مشکلات
بدلے گی روشنی میں یقیناً سیاہ رات
روشن لحد میں ہوگا دیا یا علیٰ کہو

پاتا ہے رزق بارگہہ رب سے ہر شہید
ہر شب شب برات ہے ہر روز روزِ عید
مل جائے گی تمہیں بھی بقا یا علیٰ کہو

راضی رہیں گے تم سے نبی اور کردگار
کرنے لگیں گے تم سے حسین اور حسن بھی پیار
چاہیں گے تم کو اہل کساء یا علیٰ کہو

قرآن اور وارثِ قرآن کی قسم
ایمان مل ہی جائیگا عمران کی قسم
ہو کر منافقت سے جدا یا علیٰ کہو

آل نبی سے جیسے مودت بھی فرض ہے
تم پر ظفر یہ اجر رسالت کا قرض ہے
ہو جائے گا یہ قرض ادا یا علیٰ کہو

مولادارث ہے

آج یہی تو ہے ہر پاکستانی کی آواز

مولادارث ہے

کہہ کے یہی تو کرتے ہیں ہر کام کا ہم آغاز

مولادارث ہے

نامِ علیٰ کے منگر اس سچائی کا اندازہ کر
پاکیزہ انساں کرتے ہیں اس طرح مدحت کا سفر
کرتے تھے شہباز قلندر یہ کہہ کر پرواز

مولادارث ہے

رپٰ دو عالم کا ہے ارادہ ان سے نجاست ڈور رہے
نور رسالت اور امامت کا منگر بے نور رہے
ہم کو ہی اس دنیا میں کہنے کا ملا اعزاز

مولادارث ہے

شیر اللہی مسجد منبر کعبہ اور قرآن یہی
مومن اور منافق کے چہروں کی ہے پہچان یہی
اس پاکیزہ نعرے پر ہم بھی کرتے ہیں ناز

مولادارث ہے

اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں
اس نعرے کے سب پروانے میدانوں کے غازی ہیں
نعروں میں ہے اس نعرے کا سب سے جدا انداز

مولہ وارث ہے

اللہ مالک ہے دنیا کا یہ دنیا کے وارث ہیں
دنیا تو پھر دنیا ہے مولا عُقُبَی کے وارث ہیں
قدرت کے رازوں میں سے ہے سب سے بڑا یہ راز

مولہ وارث ہے

وردِ زبان کرنے سے یہ ہی سب نے رُتبے پائے ہیں
ہر اچھے کلمہ گو یوں پران کے کرم کے سائے ہیں
شمس بری سرکار بھٹائی غازی اور شہباز

مولہ وارث ہے

مہدی دیں کے آنے پر یہ نعرہ گھر گھر گونجے گا
آج ظفر عباس ظفر اس نام سے ہر گھر گونجے گا
سب مولائی بولیں گے جب ہو کر ہم آواز

مولہ وارث ہے

علی ابن ابی طالب

محترم ہیں علی اور بیت خدا وہ بھی شہکار ہے یہ بھی شہکار ہے
آن کی تعظیم کر اور یہاں سر جھکا وہ بھی دربار ہے یہ بھی دربار ہے

جنگ شیر ہو یا ہو صلح حسن یاد صلح خدیبیہ کر طعنہ زن
بعض کے اپنی آنکھوں سے پردے ہٹا وہ بھی انکار ہے یہ بھی انکار ہے

اک سقینے میں اک آئی خم میں نظر اک کو کرنا ہے رد اک کی تعظیم کر
کر مسلمان ایمان سے فیصلہ وہ بھی دستار ہے یہ بھی دستار ہے

رحمت دو جہاں جسکو دھنکار دے جس کو زہرا فدک مانگ کر مار دے
ہم کو تاریخ پڑھکر یہ کہنا پڑا وہ بھی غذار ہے یہ بھی غذار ہے

تجھکو جنت میں جانا ہے گر کلمہ گو ان کی واجب ہے تعظیم کر گلمہ گو
وہ حسن ہو کہ ہوشائہ کرب و بلا وہ بھی سردار ہے یہ بھی سردار ہے

میرے لفظوں سے دل منکروں کے کٹیں نعرہ حیدری سے کلیج پھیں
کام دونوں کے دونوں کریں کاثنا وہ بھی تلوار ہے یہ بھی تلوار ہے

ایک نے دار پر جا کے دی اپنی جاں ایک نئم کے میداں میں دی تھی اذال
جانشین بلا فصلِ سرکار کا وہ بھی اقرار ہے یہ بھی اقرار ہے

وہ نصیری ہو یا ہو مقصرا نظر تو ہے مومن تو دونوں کا انکار کر
دیکھنا آئے گی روزِ محشر صدا وہ بھی مُردار ہے یہ بھی مُردار ہے

اپنے اپنے زمانے کے یہ شیر ہیں ان کے جو بھی مقابل ہیں سب زیر ہیں
شاہ خبر ہو یا فالج علقمہ وہ بھی کڑار ہے یہ بھی کڑار ہے

یا نظر کر ہبیہ نجف کی طرف یا مقدّر سے کربلے طوافِ نجف
ایک تصویر ہے اک مقامِ ولاد وہ بھی دیدار ہے یہ بھی دیدار ہے

تجھکو یہ آل عمران نے بخشنا ہنر مدحت اہلبیتِ نبی کر ظفر
محفلوں میں سنا یا نجف میں سنا وہ بھی دربار ہے یہ بھی دربار ہے

نادِ علیٰ

نادِ علیٰ مَظَهِرُ الْحَجَابِ تَجْدِهُ عَوْنَ الْكَفَّ فِي النَّوَابِ

آپ ہیں نفس نبی شیر خدا..... یا علیٰ

آپ ہیں کوئیں کے مشکل کشاء..... یا علیٰ

آپ ہیں دارین کے حاجت روا..... یا علیٰ

آپ ہی کا نام ہے ردِ سبل..... یا علیٰ

آپ ہیں جانِ رسول آپ ولی خدا

آپ رسالت کے ہوئے ہم مزاج..... یا علیٰ

آپ کے سر پر ہے امامت کا تاج..... یا علیٰ

آپ کا دونوں ہی جہاں پر ہے راج..... یا علیٰ

آپ کو دیتے ہیں سُخُور خراج..... یا علیٰ

آپ مری شاعری آپ حسین قافیہ

آپ کا کعبہ میں ہوا ہے ظہور..... یا علیٰ
مثُل نبی آپ مجسم ہیں نور..... یا علیٰ
آپ سے ہر شرک و نجاست ہے دُور..... یا علیٰ
آپ ہی چمکے تھے سر کوہ طور..... یا علیٰ
سب کو فنا ہے مگر آپ ہیں وجہہ بقا
آپ رسولوں کے مددگار ہیں..... یا علیٰ
آپ ہی فوجوں کے علمدار ہیں..... یا علیٰ
آپ ہی اللہ کی تلوار ہیں..... یا علیٰ
آپ ہی جاں بازوں کے سردار ہیں..... یا علیٰ
آپ ہی خیبر شکن آپ مدد کی دعا

آپ ہی تو گل کا گل ایمان ہیں..... یا علیٰ
آپ ہی تو بولتا قرآن ہیں..... یا علیٰ
آپ شریعت کے نگہبان ہیں..... یا علیٰ
آپ قرارِ دل عمران ہیں..... یا علیٰ
آپ امامِ مُبین آپ ہیں دیں کا دیا
آپ کو اللہ نے دی ذوالفقار..... یا علیٰ
آپ نے لی مرضی پور دگار..... یا علیٰ
آپ شفاعت کے ہوئے تاجدار..... یا علیٰ
آپ ہی معراج کے ہیں رازدار..... یا علیٰ
آپ ہیں معراج میں آپ ہیں زیرِ کسائے
آپ ہوئے بُت شکن و فتحیاب..... یا علیٰ
آپ کے بھائی ہیں رسالت مَأْب..... یا علیٰ
آپ کا مولا ہے لقب نُورِ تراب..... یا علیٰ
آپ کے دشمن کا ہے خانہ خراب..... یا علیٰ
آپ نگاہوں کا نور آپ دلوں کی صدا

آپ کے ہاتھوں سے بنی کائنات یا علیٰ
آپ نے مردوں کو عطا کی حیات یا علیٰ
آپ کی ہر بات ہے اللہ کی بات یا علیٰ
آپ سے ڈرتی ہیں بہت مشکلات یا علیٰ
آپ خدا تو نہیں اور نہ خدا سے جدا
آپ ہیں پیغمبر دیں کے نصیر یا علیٰ
آپ شہنشاہ عشیر و غدیر یا علیٰ
آپ فقط آپ جناب امیر یا علیٰ
آپ سے دوری ہے گناہ کبیر یا علیٰ
آپ امام مسیح آپ خدا کی عطا
ہیں جو یہ عمران و ظفر کامیاب یا علیٰ
کیوں نہ ہو پھر شام و سحر کامیاب یا علیٰ
دل بھی ہیں شاد اور نظر کامیاب یا علیٰ
کرتے ہیں مدحت کا سفر کامیاب یا علیٰ
یا علیٰ یا ایلیا یا علیٰ مشکل کشاء

منقبت

”حیدر ہے حیدر حیدر ہے“

اسلام کا نعرہ حیدر ہے
عظمت کا منارا حیدر ہے
قرآن کا پارہ حیدر ہے
جنت کا نظارہ حیدر ہے
نبیوں کا سہارا حیدر ہے
حکمت کا ادارہ حیدر ہے
قسمت کا ستارہ حیدر ہے
سردار ہمارا حیدر ہے
ناموں میں پیارا حیدر ہے

میں نے جو کہا ہے کون ولی
اللہ پُکارا حیدر ہے

عمران کا دلبر حیدر ہے
زہرا کا شوہر حیدر ہے
دامادِ پیغمبر حیدر ہے
کعبے کے اندر حیدر ہے
قرآن کے لب پر حیدر ہے
اک فاتحِ خیر حیدر ہے
ہاں قاتلِ عنتر حیدر ہے

عصمت کا سمندر حیدر ہے
اور ساقیٰ کوثر حیدر ہے

ہے سب سے بڑی عظمت تو یہی
اللہ کا مظہر حیدر ہے

اللہ کا سپاہی حیدر ہے
آفاق نگاہی حیدر ہے
معراج کا راہی حیدر ہے
دیں کی آگاہی حیدر ہے
احمد کی گواہی حیدر ہے
اک جائے پناہی حیدر ہے
جنت کی شاہی حیدر ہے
رُود گمراہی حیدر ہے
منکر کی تباہی حیدر ہے

اک سے تو محمد خلق ہوئے
اک نور الہی حیدر ہے

قرآن کا نگہبان حیدر ہے
یوں وارثِ قرآن حیدر ہے
ایمان کا گلستان حیدر ہے
اور گلِ ایمان حیدر ہے

سلطانوں کا سلطان حیدر ہے
ہر درد کا درماں حیدر ہے
اک شمع فروزاں حیدر ہے
ہے جسم نبیٰ جاں حیدر ہے
خالق سا انساں حیدر ہے

خپر نے کہا ہے کوئی رجل
قدرت نے کہا ہاں حیدر ہے

رب جیسا عادل حیدر ہے
طوفان میں ساحل حیدر ہے
قرآن میں شامل حیدر ہے
باطل کے مقابل حیدر ہے
مشرق کا قاتل حیدر ہے
آیات کا حامل حیدر ہے
معراج فضائل حیدر ہے
حکایتِ مسائل حیدر ہے
ایمان کا حاصل حیدر ہے

بعد پیغمبر دنیا میں
ہر بات میں کامل حیدر ہے

آغازِ امامت حیدر ہے
میداں کی شجاعت حیدر ہے
مومن کی جنت حیدر ہے
دشمن پر ہبیت حیدر ہے
قرآن کی صورت حیدر ہے
سر تا پا کرامت حیدر ہے
میزانِ عدالت حیدر ہے
اور وجہہ شفاعت حیدر ہے
سخیوں کی سخاوت حیدر ہے

سُن لو اے مسلمانوُسْن لو
کعبے کی زینت حیدر ہے

کیا نام سُہانا حیدر ہے
اسمِ یزدانہ حیدر ہے
مومن کا ترانہ حیدر ہے
تختِ شاہانہ حیدر ہے
ہر ایک زمانہ حیدر ہے
حکمت کا خزانہ حیدر ہے
ہم سب کا ٹھکانہ حیدر ہے
جنت کا بہانہ حیدر ہے
نعرہ مردانہ حیدر ہے

بعد از شکرِ ربِ العزت
میرا شکرانہ حیدر ہے

کعبہ میں جو آیا حیدر ہے
جورب نے سجا�ا حیدر ہے
اللہ کا سایہ حیدر ہے
جو دل میں سمایا حیدر ہے
جسے ہرجا پایا حیدر ہے
حق کا ہمسایہ حیدر ہے
دیں کا سرمایہ حیدر ہے
جو گفر پہ چھایا حیدر ہے
جو رب کو بھایا حیدر ہے

ہم سب ہیں رعایا حیدر کی
اللہ کی رعایا حیدر ہے

اک رُت مستانی حیدر ہے
تخلیق پُرانی حیدر ہے
آدم کی نشانی حیدر ہے
دریا کی روائی حیدر ہے
عمران کا جانی حیدر ہے
شیر یزدانی حیدر ہے
یوسف کی جوانی حیدر ہے
صورت نورانی حیدر ہے
نعرہ طوفانی حیدر ہے

بُت پوچنے والی بستی میں
نسلِ ایمانی حیدر ہے

اسلام کا پرچم حیدر ہے
زخموں کا مرہم حیدر ہے
ولیوں میں مکرم حیدر ہے
مسجد میں مقدم حیدر ہے
سب سے ہی معظّم حیدر ہے
میدان کا ضیغم حیدر ہے
جو دور کرے غم حیدر ہے
فاروقِ اعظم حیدر ہے
اور نورِ مجسم حیدر ہے

قسمت میں ہے یوں فتح و ظفر
ہونٹوں پر ہر دم حیدر ہے

حضرت علیؑ

جتنے دریائے موڈت میں اُترتے جائیں گے
باليقین اتنے علیؑ والے بکھرتے جائیں گے

با عمل شیعان حیدر امتحان حشر سے
یا علیؑ کہتے رہیں گے اور گزرتے جائیں گے

خود بخود دب جائیں گے شیطان اسرائیل کے
کلمہ گو جب ایک مرکز سے اُبھرتے جائیں گے

جس طرح مارے گئے صدّام اور عبدالرشید
دشمن آل محمد یونہی مرتے جائیں گے

اتنا ہی آرام ہوگا عالم ارواح میں
جسم پر جتنے نشان غم اُبھرتے جائیں گے

تم ظہورِ حضرت قائمؑ کی نیت تو کرو
خود بخود حالات دُنیا کے سنورتے جائیں گے

دوسرے فرقوں کا پھر اللہ حافظ ہے ظفر
جب علیؑ والے ہی ملکروں میں بکھرتے جائیں گے

شعر ہوتا ہے

عطائے شیر خدا ہو تو شعر ہوتا ہے
ردیف میں جو مزا ہو تو شعر ہوتا ہے
علیٰ کو مولا بنانے سے خُم کے میداں میں
کسی کا زخم ہرا ہو تو شعر ہوتا ہے
برائے منقبت و حمد و نعت اور نوحہ
جو سیدہ کی عطا ہو تو شعر ہوتا ہے
غدیر خُم میں خدا کا عذاب آنے سے
منافقوں کو سزا ہو تو شعر ہوتا ہے
رجب کی تیرہ کو جیسے حرم سجا ویسے
ہمارا قلب سجا ہو تو شعر ہوتا ہے
کسی کے گھر میں برائے نزولِ نورِ بتول
اگر حدیث کسا ہو تو شعر ہوتا ہے
عدوئے آل یا جھوٹوں پہ لعنتوں کے لئے
مبالہ کی فضا ہو تو شعر ہوتا ہے
نمازِ رب میں زچہ خانہ علی کی طرف
ہمارا سجدہ ادا ہو تو شعر ہوتا ہے
مسافرت میں ظفر جب ملنگ مل جائیں
اور ایسے جشنِ وفا ہو تو شعر ہوتا ہے

مولانا علیؒ

علیؒ کے چاہنے والے بڑے خودار ہوتے ہیں
حسب میں اور نسب میں صاحب کردار ہوتے ہیں

وفا کا رزق دیتا ہے جنہیں عباش کا پرچم

ضمیر ایسے جوانوں کے سدا بیدار ہوتے ہیں

یہ اپنی جان دیکر بھی علم گرنے نہیں دیتے

زمانے میں کچھ ایسے بھی علمبردار ہوتے ہیں

جمل صفتین کا بُل سے وزیرستان تک دیکھا

مسلمانوں میں بھی کچھ لوگ بدکردار ہوتے ہیں

أسامہ جھنگوی ملا عمر اسرار اور ذاکر

یہی ہندہ صفت اسلام کے غذار ہوتے ہیں

یہ گھر جائیں تو نیزوں پر اٹھا لیتے ہیں قرآن کو

عدوئے آلِ احمد فطرتاً مکار ہوتے ہیں

محمدؐ فاطمہؐ حسینؐ حیدرؐ اور علیؐ اصغر
ویلے ان کے مل جائیں تو بیڑے پار ہوتے ہیں
یہ حزب اللہ نے منوالیا اللہ والوں سے
جو کردارِ علیؐ اپنا کیں وہ جی دار ہوتے ہیں
بہاتے ہیں نمازِ پنجگانہ میں وہ اشکِ غم
حسینؐ ابنِ علیؐ کے جو بھی ماتم دار ہوتے ہیں
فرذدق ہوں ظفر عباس ہو عمران نظیری ہو
سبھی مداحِ مثلِ میشمِ تمّار ہوتے ہیں

شادی

”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“
ملائک نے یہ خوبخبری سنادی

زہرا کے رُخ انور پر تطہیر کا آنچل ڈالے
مریم“ اور سارہ آئیں قرآن کے بناء کے ہالے

یہی جنت کی حوروں نے صدا دی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

اسم اللہ کا ہے کنگنا سوروں کا بنا ہے سہرا
بارات کے چاروں جانب ہے نادِ علی کا پھرا

بنی دہن جنان کی شاہزادی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

جنت کے گلستان والے ہیں پھول سبھی سہرے میں
کیا خوب نظر آتے ہیں سرکار علی سہرے میں

ابو طالب نے قرآن کی ہوادی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

اب شبِ ابی طالب پر برسات ستاروں کی ہے
آوازِ فضا میں دیکھو قرآن کے پاروں کی ہے

ستاروں نے چمک اپنی بڑھادی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

کیا خوب بڑھی ہے رونق پیغمبر کے گلشن کی
خیراتِ خدا نے بانٹی اسِ نورانی بندھن کی

ملنگوں نے بھی خوش ہو کر صدا دی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

یہ وہ ہیں جن کے گھر میں ایک ایک پارا اُترے
حیدر کے درِ اقدس پر پھر کیوں نہ ستارا اُترے

کہ پھر دیوارِ کعبہ مسکرا دی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

صلوٽ کے تخفے لیکر الیاس و خضر آئے ہیں
بارات میں سب پیغمبر خوش ہوتے نظر آئے ہیں

خدا نے سب کی یوں قسم جگادی
”علیٰ“ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

حیدر کے چمن سے ہوگی تفسیر سورہ کوثر
اور زہرا کے گلشن سے چلنی ہے نسل پیغمبر

خدا نے ایسے بولہی مطادی
”علیٰ“ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

اس چادر کے سائے میں ہونگے شیز ۴ اور شتر ۵
جو باپ کی زینت ہوگی اک ایسی دختر

کسا والوں نے یوں محفل سجادی
”علیٰ“ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

اس پاک شجر کی رب نے ہر ٹہنی مہکادی ہے
حسنین ۶ سے ہیں شہزادے نینب ۷ سی شہزادی ہے

نئی دنیا پیغمبر نے بسادی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

اس جوڑے کے صدقے میں آباد رہے یہ جوڑی
اپنی خوشیوں اور غم میں یہ بھی نہ روایت توڑی

علیٰ کے ذکر کی محفل سجادی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

کہتے ہیں ظفر خوش ہو کر سب مومن حیدر حیدر
اور حیدر بھی خوش ہونگے خود اپنا سہرا سن کر

یقیناً ہم کو زہرا نے دعا دی
”علیٰ کے ساتھ ہے زہرا کی شادی“

مولانا علیؒ ابن ابی طالب

علیؒ کا ذکر ہو جس میں وہ گھر ویراں نہیں ہوتا
نظر لگنے کا اُس گھر کو کبھی امکان نہیں ہوتا
کوئی سولی پہ چڑھتا ہے کوئی بہلوں بنتا ہے
علیؒ کا تذکرہ کرنا کوئی آسان نہیں ہوتا
علیؒ والے اُسے بس منکر قرآن کہتے ہیں
عدوئے آلِ احمد حافظِ قرآن نہیں ہوتا
کسی بنسل کو ہم اصل یوں بھی کہہ نہیں سکتے
کبھی بھی بھاگنے والا شہرِ مردال نہیں ہوتا
وہ ذرروں کو بنا سکتا ہے سورج خاک کو سونا
علیؒ کا چاہنے والا تھی دامان نہیں ہوتا
صحابی اور مُنافق میں ہم اتنا فرق رکھتے ہیں
صحابی جاں تو ہوتا ہے وہاں جاں نہیں ہوتا
اُسے قرآن میں عمران پکارا رَبِّ اکبر نے
پس پر ہو گلِ ایماں جس کا بے ایماں نہیں ہوتا
مُنافق بھاگتے کیوں ہیں وہاں کے فرش سے اٹھ کر
ظفر عباس اب اس بات پر حیراں نہیں ہوتا

منقبت

اپنے تاریک مقدار کو بدلنا سیکھو
”یا علیٰ کہہ کے رہ زیست پہ چلنا سیکھو“

درسے چھوڑ کے آجائو عزاخانوں میں
اور انسانوں کے ماحول میں پلنا سیکھو

قلب بوذر کی طرح ٹری دلاور کی طرح
لڑکھراتے ہوئے انسانوں سنجلنا سیکھو

شب عاشور کے تابندہ ستارے کی طرح
بہر ظلمات سے اک پل میں نکلنا سیکھو

ابوطالب کے چمن میں ہیں شریعت کے گلاب
پھول کی مَدح کرو پھولنا پھلنا سیکھو

جو سقینے کی نجاست سے ہوئے ہوں پیدا
ایسے خود ساختہ کیڑوں کو مُسلنا سیکھو

ہم کو عمران نے سکھائے ہیں موڈت کے اصول
تم سے یہ کس نے کہا بُغض میں جلنا سیکھو

تم پیغمبر کی طرح نادِ علیٰ پڑھ کے ظفر
نقشہ جنگ کو لمحوں میں بدلنا سیکھو

سہرا

کاشانہ علیؑ کو رضواں سجا رہے ہیں
 جنت سے پھول چن کر جبریل لارہے ہیں
 اُترا ہے آسمان سے حیدر کے گھر ستارا
 بنتِ اسد کے گھر کو تارے سجا رہے ہیں
 عقدِ علیؑ و زہرؓ عرشِ بریں پہ ہوگا
 عرشِ بریں کے تارے یوں جگمگا رہے ہیں
 قرآن کی آیتوں کا باندھا گیا عمامہ
 ماتھے پہ حل اتنی کا سہرا سجا رہے ہیں
 بارات لیکے حیدر جاتے ہیں قصرِ زہرؓ
 اور عرش سے ملائک صدقے لٹا رہے ہیں
 باراتی انبیاء ہیں حیدر کے آگے پچھے
 اہل جہاں کو شانِ حیدر بتا رہے ہیں
 ذوالہا بنا ہوا ہے دونوں جہاں کا وارث
 ہر ہر قدم فرشتے پلکیں بچھا رہے ہیں
 بھر بھر کے لارہے ہیں جنت سے خضرِ دوراں
 باراتیوں کو جامِ کوثر پلا رہے ہیں

نورِ جینِ حیدرِ خیرات بائشنا ہے
یہ چاند اور سورجِ خیرات پار ہے ہیں
خوریں طواف کرنے آئی ہیں قصرِ زہرا
سرکارِ دو جہاں بھی اب مسکرا رہے ہیں
یوںِ مصطفیٰ کے گھر سے رخصت ہوئی ہیں زہرا
دو نور جیسے اپنے مرکز پہ جا رہے ہیں
عمراء کا آستانہ ایسے سجا ہوا ہے
جیسے فرشتے اس میں شمعیں جلا رہے ہیں
تم نے ظفرِ ادب سے لکھا علیٰ کا سہرا
یوںِ مرتضیٰ تمہاری قسمت جگا رہے ہیں

جناب سیدہ

کہہ کے بسمِ اللہ اللہ کی اماں تک آگئے
خیر سے دربارِ خاتونِ جناب تک آگئے

اپنا منہ کالا کیا باعِ فدک کو لوت کر
شمیٰ آل میں تم بھی کہاں تک آگئے

رد کیا کس کس نے تحریر رسول اللہ کو
نام چوروں کے بخاری کی زبان تک آگئے

مدحتِ خاتونِ جنت کی کرامت دیکھئے
ہم زمیں والے والا کے آسمان تک آگئے

دار پر پڑھتے رہے میشمِ موادت کی نماز
خُم میں بوذر عشق حیدر کی اذان تک آگئے

آیسہ تطہیرِ دینی تھی رسولِ اللہ کو
حضرتِ جبریل زہرا کے مکاں تک آگئے

جھولیاں پھیلائے بیٹھے ہیں درِ حسین پر
روٹیاں لینے فرشتے بھی کہاں تک آگئے

اپنے دل میں لے کے خیر میں نہ ملنے کا الم
مفتی اسلام فتوؤں کی دوکان تک آگئے

کر لیا آباد مظلومہ نے بیت الحزن کو
سیدہ کے زخم جب آہ و فغاں تک آگئے

آگ لیکر آگئے دروازہ سادات پر
اجر دینے کچھ صحابہ تو یہاں تک آگئے

رحلتِ احمد سے محسن کی شہادت تک ظفر
فاطمہ کے بین نوحون کی اذاءں تک آگئے

جناب سیدہ

یہ آسمان پر ستارے جو جگگاتے ہیں
سلام کرنے دری سیدہ پر جاتے ہیں

فضول بحث نہ کر خود ہی دیکھ لے واعظ
مباہلے میں نبی کس کو لیکے آتے ہیں

یہ سر نجھکا کے کہا میشم و ابوذر نے
دری بتول پر ایسے گروج پاتے ہیں

وہ بس کی کرتے رہے اُنھ کے مصطفیٰ تعظیم
اسی بتول کو کچھ بدنسب ستاتے ہیں

ہلاکتوں سے بچاتے رہے جو لوگوں کو
انہی کے نام سے ہم انقلاب لاتے ہیں

ہم پنے دل میں انہیں کس طرح بٹھائیں بھلا
جو لوگ بزمِ نبی سے اُنھائے جاتے ہیں

نمازِ فجر میں پڑھ پڑھ کے آئیہ تطہیر
ہم اپنی روح کی پاکیزگی بڑھاتے ہیں

وہی ہیں وارث دیں اور وارث قرآن
سناں کی نوک پہ جو آئیں سناتے ہیں

خدا بھی اُن پہ نہیں کرتا نعمتوں کا نُزول
جو پنچتیں کے وسیلے کو بھول جاتے ہیں

ظفر فرشتے بھی دیتے ہیں داد بڑھ بڑھ کر
ہم اپلیبیٹ کی جب منقبت سناتے ہیں

جناب سیدہ علیہ السلام

کہتے ہیں یہی طالب دنیا کے علاوہ
بخشش ہی نہیں ہے در زہرؑ کے علاوہ
یہ عظمت زہرؑ تھی یا اللہ کی مرضی
ماں بن نہ سکی کوئی خدمجہ کے علاوہ
جریل خدمجہ کی قسم کھا کے بتاؤ
خاتونِ جناب کون ہیں زہرؑ کے علاوہ
یا زیرِ کسائے یا بنو نجران کے مقابل
بٹی کوئی کیوں آئی نہ زہرؑ کے علاوہ
حسنین کریمین کو ملتا ہو جہاں چھین
مدفن کوئی ایسا ہے بقیعہ کے علاوہ
انسال ہے تو دروازہ زہرؑ پہ چلا آ
قطرے تری وقت نہیں دریا کے علاوہ

مشہد میں مدینہ نجف و کرب و بلا میں
ہیں چودہ مسیحا مرے عیسیٰ کے علاوہ
بن دیکھے کرے خُلد کا بہلول سے سودا
ہے کون خریدار زبیدہ کے علاوہ
معصومة عالم کی اجازت سے جناب میں
سب ہونگے مگر اہل سقیفہ کے علاوہ
شہزادی کو جس نے سر دربار بُلایا
کوئی نہیں بدل خلیفہ کے علاوہ
تاریخ بتاتی ہے کہ زہرا کی نظر میں
سب ٹھیک تھے دو تین صحابہ کے علاوہ
نورانی دلوں کو جہاں معراج ہوئی ہو
ہے کرب و بلا مسجد اقصیٰ کے علاوہ
گزری ہیں کئی اور خواتین بھی ایسی
وحشی نہیں لیکن کوئی ہندہ کے علاوہ
نازل ہو جہاں شیر الہی کا ظفر نور
گھر کوئی نہیں خانہ کعبہ کے علاوہ

جناپ سیدہ

جو رسول زادی کے در پر سر جھکاتے ہیں
سر بلند ہوتے ہیں اور گروج پاتے ہیں
اُس کے پاس دنیا کی مشکلیں نہیں آتیں
یا علیٰ مدد کہہ کر جو قدم اٹھاتے ہیں
ہم انہیں بُلائیں تو کفر کے لگیں فتوے
جس کو اپنی مشکل میں مصطفیٰ بُلاتے ہیں
یا علیٰ مدد کہنا سُدِّت پیبر ہے
جگ خیر و خندق آپ بھول جاتے ہیں
بھاگنے کو میداں سے جو ہُنر سمجھتے تھے
آن کے نام کے نعرے آپ ہی لگاتے ہیں
جنت اور دوزخ میں فاصلہ ہی اتنا ہے
ہم غدریں جاتے ہیں وہ سقینے جاتے ہیں
ہم سلام کرتے ہیں آل کے غلاموں کو
ایسے دیے جیسوں کو مُنہ کہاں لگاتے ہیں
مدح سیدہ کر کے آل کی شاء کر کے
ہم تو باغِ جنت میں اپنے گھر بناتے ہیں

جو پلید ہوتے ہیں جنگ میں نہیں رکتے
باوafa جو ہوتے ہیں وہ وفا نبھاتے ہیں

اپنا ذکر سننے کو آپ نے بُلایا ہے
ہم یہ سوچ کر مولا محفلوں میں جاتے ہیں

شادیوں میں کھاتے ہیں ساتھ بیٹھ کر کھانے
وہ جو فرشِ محفل سے اٹھ کے بھاگ جاتے ہیں

جاوَنگا ظفر میں تو روزِ حشر جنت میں
دشمنوں کو دیکھو نگا وہ کہاں پہ جاتے ہیں

امام حسن بن علیؑ

یا نبی آپ کی تصویر حسن آتے ہیں
بن کے اسلام کی تقدیر حسن آتے ہیں
چودھویں صبح نے ڈھلتے ہوئے سورج سے کہا
شام ہو جائے گی تسخیر حسن آتے ہیں
صلح کی تیغ سے کائے کوئی باطل کا گلا
اس حسین خواب کی تعبیر حسن آتے ہیں
ان کے آنے سے ملی سورہ کوثر کو دلیل
بننے آیات کی تفسیر حسن آتے ہیں
کیسے جیتیں گے پنا جنگ بتانے کیلئے
لیکے الفاظ کی شمشیر حسن آتے ہیں

کہہ دو یہ ہندہ ناپاک کی نسل بد سے
ہے ہلاکت تری تقدیر حسن آتے ہیں
اے سگ ہندہ ابتر تجھے پھانسی دینے
صلح کی لیکے یہ زنجیر حسن آتے ہیں
اب تو خود تیرے موڑخ تجھے دفاتر میں گے^۱
کر لے تو کوئی بھی تدبیر حسن آتے ہیں
منقبت نعمتیہ ماحول میں ڈھلتے ڈھلتے
ہوں گے گھر خلد میں تعمیر حسن آتے ہیں
آل عمران کی قسم سورہ کوثر کی قسم
خوش ہے قرآن کی تفسیر حسن آتے ہیں
در زہراً پہ چلو لے کے یہ اشعار ظفر
مصطفیٰ بانٹیں گے جا گیر حسن آتے ہیں

امام حسنؑ ابن علیؑ

حسنؑ کی صورت سے خود پیغمبرؐ جو اپنی صورت ملا رہے ہیں
دو آفتاب ایک ہی افق پر بفیضِ رب جگہ گارہے ہیں
یہ وجہہ تخلیقِ دو جہاں ہیں یہ ہستیاں مالکِ جناں ہیں
یہ پنجتنِ اس زمین پہ آ کر زمیں کو جنت بنارہے ہیں
رہے گا تا حشرابِ اندر ہیرا بُنیٰ اُمیّہ کی بستیوں میں
منافقت کے دیوں کو مولا حسنؑ کچھ ایسے نجھارہے ہیں
مُعاویت کا غلیظِ چہرہ یقیناً اب بے نقاب ہوگا
شراطِ صلح لکھ کے مولا جو زیرِ لب مسکرا رہے ہیں
یزید ابن معاویہ اور حسینؑ ابن علیؑ کو دیکھو
نجاستوں سے نجس مسلمان طہارتؤں کو ملا رہے ہیں
جو بدھ کو جمعہ پڑھادے تم نے اسے بھی لکھا ہے کاتب وحی
تمہارے مسلک میں ہیں مسلمان کہ جو کلیجے چبارہے ہیں

کمین گاہوں میں پھپ گئے ہیں تمہیں شہادت کا درس دیکر
تمہارے مفتی تمہارے ملٹا تمہی کو اُلوٰ بنا رہے ہیں
یہی تو ہے گردش زمانہ یہی ادائیں ہیں کافرانہ
ہمارے تکڑوں پہ پلنے والے ہمیں کو آنکھیں دکھار ہے ہیں
ہر ایک درس سے جولوٹ آیا ہونا امید اُس سے جا کے کہہ دو
حسن کی خیرات بٹ رہی ہے سمجھی سلامی کو آ رہے ہیں
ڈعاً میں دیکر یہ کہتی ہوئی جناب زہرا رسول حق سے
جو جاءہ نمازیں بچھا چکے ہیں وہ فرشِ ماتم بچھا رہے ہیں
امام کی معرفت کو دیکھو ظفر ذرا مصلحت کو دیکھو
حدیبیہ کا علم اٹھا کر قلم سے لڑنا سکھا رہے ہیں

امام حسنؑ ابن علیؑ

جسے اللہ رتبہ دے وہ رتبہ کم نہیں ہوتا
سر تسلیمِ مومن بُت کدوں میں خم نہیں ہوتا

نبیؐ کی صلح نے یوں صلح شتر کی حمایت کی
بغیر صلح عزم زیستِ مستحکم نہیں ہوتا

زمانے بھر کے زخموں کا علاج اشکوں سے کرتے ہیں
غمِ شہہ کے سوا کوئی بھی غمِ مرہم نہیں ہوتا

منافق کی یہی ہوتی ہے سازش مشتعل کر دے
حسنؑ کا چاہنے والا مگر برہم نہیں ہوتا

اسے عبادؓ کے دو بازوؤں کا مججزہ کہیئے
کبھی بھی سرگوں اسلام کا پرچم نہیں ہوتا

یہی پیغام ہے دنیا کو مولا کے محبوبوں کا
کسی سے مجلسِ شہہ کا دیا مددِ ہم نہیں ہوتا

مجھے مولا عطا کرتے ہیں اپنے پاس سے مصرع
اگرچہ طرح کے مصرع میں اکثر دم نہیں ہوتا

ظفر یہ ہے دُعائے مادرِ حسینؑ کا صدقہ
عزاداروں کو دنیا کا کوئی بھی غم نہیں ہوتا

امام حسنؑ

دے کر فرازِ دار پہ حق کی اذال حسن
اک روز ہم بھی دیکھیں گے باغِ جناب حسن

جانِ رسول روحِ علیؑ اے امامِ امن
دینِ خدا کو آپ نے دی ہے اماں حسن

صلحِ حدیبیہ کا بُجز شیر کبریا
تحا آپ کے سوا نہ کوئی رازِ داں حسن

جب صلحِ نامہ آپ نے تحریر کر دیا
چہرے منافقوں کے ہوئے تب عیاں حسن
روحِ الامیں بھی کہہ اٹھے ہونگے بوقتِ صلح
دینِ رسولِ پاک کے روحِ رواں حسن

یہ جو خدا کا نام لیا جا رہا ہے آج
سب آپ کے لہو کی ہیں قربانیاں حسن

دیکھا بطریقِ خطبۃ مولائے کائنات
درباریوں نے آپ کا زورِ بیاں حسن

سبطِ رسول شجرہ طیب کی شاخ ہیں
نو مسلموں کی آل کہاں اور کہاں حسن
نذرِ حسن دلائے گا کوئی اگر ظفر
آنے نہ دیں گے اُس کے چمن میں خزانِ حسن

امام حسنؑ ابن علیؑ

جو مصطفیؐ کے نور کا آئینہ دار ہے
یہ دوسرا امام شریعت نگار ہے
یہ پہلا جانشین ہے پہلے امام کا
دکلشن میں سیدہ کے یہ پہلی بہار ہے“
ممکن نہیں تجھے کوئی اس سے بچا سکے
یہ تنگ کا نہیں یہ تبرے کا وار ہے
منوا کے آئے تھے یہی دربار سے حسنؑ
یہ بھی علیؑ پہ اُتری ہوئی ذوالفقار ہے
صفین والو سامنے آنا یہ سوچ کر
یہ شہہ سوار دوشِ نبیؑ کا سوار ہے
تم شام کے فقیروں کو لکھتے ہو جو امیر
یہ بعض اہلبیت کا گرد و غبار ہے

پڑھتا ہے جاء نمازِ وِلَا پر نمازِ شب
یعنی مرا قلم بھی تہجد گزار ہے
راوی نہ چاہتے ہوئے تحریر کر گئے
صلح حسن کی فتح منافق کی ہار ہے
یہ چار یار والے ہمیں کیا ستائیں گے
چاروں طرف ہی نادِ علیٰ کا حصار ہے
خدمت کریں گے اُس کی جناں میں ملائکہ
جو اہلبیت پاک کا خدمت گزار ہے
رہبر مرے تو چودہ ہیں معصوم سب کے سب
تیرا سقینے والا ہر اک داغدار ہے
ہر دشمنِ نبیٰ و علیٰ و بتوئ پر
سب مل کے میرے ساتھ کہو بے شمار ہے
سمجھو کہ طالبان کی صف میں ہے وہ ظفر
ذکرِ امامِ امن جسے ناگوار ہے

امام حسن ابن علیؑ

لیکر جواب طعنہ ابتر علیؑ کے گھر
”اُڑا ہے نورِ سورہ کوثر علیؑ کے گھر“
پانی ابو لہب کی امیدوں پہ پھیرنے
تشریف لارہے ہیں پیغمبر علیؑ کے گھر
مہکائے گا جو باغِ نبوت کو حشر تک
مہکا ہے آج ایسا گلِ تر علیؑ کے گھر
یہ گلشنِ بتول کی پہلی بہار ہے
چمکاؤ چل کے اپنے مقدار علیؑ کے گھر
پیشِ بتول ہدینہ تبریک کے لئے
بھیجے گا آسمانِ مہ و اختر علیؑ کے گھر
زہراً حسن حسینؑ کی زینب کی شکل میں
بہتا ہے عصموں کا سمندر علیؑ کے گھر

گھوارہ ہل رہا ہے تو چکنی بھی ہے روائی
آئے ہوئے ہیں خلد سے نوکر علیؑ کے گھر
ہندہ کی نسل سے تجھے نسبت ضرور ہے
جائے اگر نہ تیرا مقدار علیؑ کے گھر
اللہ ان کا حج نہ کرے گا کبھی قبول
 حاجی اگر لگائیں نہ چکر علیؑ کے گھر
عُشاق تو نے مارا ہے اک دشمن علیؑ
تجھ کو فرشتے جائیں گے لیکر علیؑ کے گھر
سجدے یہ کہہ رہے ہیں علیؑ اور حسینؑ کے
بے سجدہ جا کے کھائے گا ٹھوکر علیؑ کے گھر
مثلِ بلال و میثم تمار اے ظفر
جنت میں ہم بھی جائیں گے ہو کر علیؑ کے گھر

مولا حسین

مصطفیٰ اور زہرا کے چین آگئے
تین شعبان آئی حسین آگئے

در پہ زہرا کے دامن جو پھیلائے گا
کوئی بھی خالی جھولی نہیں جائے گا
جس کو جو چاہئے آج وہ پائے گا
اے مُحُمَّدؑ شہیر مشرقین آگئے

دین کا آسمان چھلملائے گا اب
یہ فلک اپنے جلوے دکھائے گا اب
نورِ کل اپنے پردے اٹھائے گا اب
علمِ نور کے زیب و زین آگئے

سارے نبیوں کی اراداح کا نور ہے
وہ جو سیدھی ہے اس راہ کا نور ہے
کربلا کے شہنشاہ کا نور ہے
فاتح جگ بدرو حنین آگئے

آدمیت کی اب شان بڑھ جائے گی
عظمتِ روحِ ایمان بڑھ جائے گی
قراتِ نورِ قرآن بڑھ جائے گی
ہو مبارک جہاں کو حسین آگئے

آؤ کارِ رسالت کریں دوستو
سب سے اعلیٰ عبادت کریں دوستو
یعنی جھوٹوں پہ لعنت کریں دوستو
پاچِ اس دہر میں صادقین آگئے

مُشرکو دہر میں انقلاب آگیا
کافروں پر خدا کا عذاب آگیا
ہر منافق کا روزِ حساب آگیا
اک حسن آگئے اک حسین آگئے

نورِ حیدر کی تسلیم واجب ہوئی
کب عقیدے میں ترمیم واجب ہوئی
اب ظفر سب پہ تعظیم واجب ہوئی
سجدہِ عشق کو قبلتین آگئے

امام حسینؑ

جو ہیں معجزاتِ سرورِ ابھی اور بھی بہت ہیں
اُنہی راہبوں کے لشکرِ ابھی اور بھی بہت ہیں
یہ حسنِ حسین پر ہی نہیں اختتامِ نعمت
وہ عطاوں کے سمندرِ ابھی اور بھی بہت ہیں
نہیں صرف اکبر اصغر نہ فقط حسن کا دلبر
اسی گھر میں ایسے حیدرِ ابھی اور بھی بہت ہیں
وہ نجف کے سیستانی وہ مجیدِ فلسطین
دری شاہ کے قلندرِ ابھی اور بھی بہت ہیں
وہ مبارکہ کا منظر یہ بتا گئے پیغمبر
مری سیرتوں کے مظہرِ ابھی اور بھی بہت ہیں
دری سیدہ دکھا کر کہا رب نے بعدِ حیدر
اسی علم کے سمندرِ ابھی اور بھی بہت ہیں
وہ انیس جوشِ زاہد ظفر اور ہلال و شاہد
اسی سطح کے سخنورِ ابھی اور بھی بہت ہیں

مولا حسینؑ

اس زمیں پر اے مرے پروردگار ایسے تو ہوں
جن پہ تجھ کو ناز ہو سجدہ گزار ایسے تو ہوں
سر سنان پر ہو حکومت ہو دل انسان پر
اس جہاں میں صاحبانِ اقتدار ایسے تو ہوں
جو نجف مشہد مدینہ کربلا کہلانے جائیں
جن پہ جنت کا یقین ہو کچھ دیار ایسے تو ہوں
لا الہ کی "لا" یہی مومن کو دیتی ہے پیام
جو منافق پر سمجھیں لعنت کے ہار ایسے تو ہوں
ڈھونڈتی رہ جائے جن کو رن میں رفتار ہوا
شہہ نے سوچا ہوگا میرے شہہ سوار ایسے تو ہوں
آج بھی جن کے ویلے سے ملے رزقِ حیات
آپ کے مسلک میں بھی اک دو مزار ایسے تو ہوں
روزِ محشر تک کسی کو جرأتِ بیعت نہ ہو
دشمنانِ دین پر مومن کے دار ایسے تو ہوں

ایک ہی انساں کے دلکش ہوں اور ہم وزن ہوں

معروکوں میں صاحبِ زاد الفقار ایسے تو ہوں

آج اس مرکز سے گوجیں اور پہنچ جائیں نجف

مومنوں کے لب پہ نعرے یادگار ایسے تو ہوں

اس جہاں میں کب کسی کے غم میں ملتا ہے سکوں

دھر میں خوشیاں جو باشیں غمگسار ایسے تو ہوں

جن کے چہروں کا ہو پردہ چادرِ تطہیر سے

حلقةِ اسلام میں کچھ پردہ دار ایسے تو ہوں

آئے جنت سے سدا آجاو عمران و ظفر

خُلد کے سردار بھی با اختیار ایسے تو ہوں

مولا حسینؑ

میں درِ نبی کا فقیر ہوں
 میں گدائے مولا امیر ہوں
 میں حُسینت کا سفیر ہوں

مرا اعتبار ہیں پنجتن
 مرے رازدار ہیں پنجتن
 مرے عُمسار ہیں پنجتن
 رُخ کر دگار ہیں پنجتن
 کہ مرا حصار ہیں پنجتن

میں حُسینت کا سفیر ہوں

مرا افتخار ہیں پنجتن
 مرا انتظار ہیں پنجتن
 بڑے ذی وقار ہیں پنجتن
 ہاں مرا نکھار ہیں پنجتن
 بھی شاہکار ہیں پنجتن

میں حُسینت کا سفیر ہوں

مری ابتدا بھی ہیں پنچتیں
مری انتہا بھی ہیں پنچتیں
مرا مدعایا بھی ہیں پنچتیں
مرے رہنمایا بھی ہیں پنچتیں
مرے ناخدا بھی ہیں پنچتیں

میں حسینیت کا سفیر ہوں

مرے رب کا نور ہیں پنچتیں
وہ نہاں ظہور ہیں پنچتیں
کہ صدائے طور ہیں پنچتیں
تری حد سے دور ہیں پنچتیں
کہ مرا شعور ہیں پنچتیں

میں حسینیت کا سفیر ہوں

یہی پنچتیں تو اصول ہیں
یہ امام ہیں یہ رسول ہیں
یہی اعتبارِ بتول ہیں
یہی نعمتوں کا نزول ہیں
یہی ذوالجلال کے پھول ہیں

میں حسینیت کا سفیر ہوں

یہ جہاں اُنہی کے سبب سے ہے
انہیں ربط بھی مرے رب سے ہے
یہ نسب اُنہی کے نسب سے ہے
یہ حسب اُنہی کے حسب سے ہے
یہ ادب اُنہی کے ادب سے ہے

میں حُسینیت کا سفیر ہوں

مرا مصطفیٰ سے ہے واسطہ
ہے علی ولی مرا رابطہ
رہ مجتبیٰ مرا راستہ
ہے حُسینیت مرا ضابطہ
در سیدہ ہے مرا پتہ

میں حُسینیت کا سفیر ہوں

وہی کربلا ہے مرا وطن
وہی خاک ہے مرا پیر ہن
رہ کربلا ہے مرا چمن
ہے اُنہی کے صدقے مرا سخن
مرے بادشاہ شہہر زم

میں حُسینیت کا سفیر ہوں

یہی تیرگ کو سحر بھی دیں
یہ گدا کو لعل و ٹھہر بھی دیں
یہی راہبوں کو پسیر بھی دیں
یہی حافظوں کو نظر بھی دیں
یہی مجھ کو فتح و ظفر بھی دیں

میں حسینیت کا سفیر ہوں

مولا حسینؑ

عکسِ حسین پڑتے ہی شہکار ہو گئے
کچھ جاں ثار آہنی دیوار ہو گئے
عباسؑ باوفا کے علم کو اٹھا کے ہم
وہ عزتیں ملیں کہ عالمدار ہو گئے
جھولے میں جب تلک رہے اصغر رہے مگر
میداں میں آکے حیدر کردار ہو گئے
یہ خون کا اثر تھا کہ زینبؓ کے دونوں لال
کرب و بلا میں جعفر طیار ہو گئے
منبر سے دُور تھے تو کوئی جانتا نہ تھا
منبر پہ مثلِ میشم تمہار ہو گئے
عباسؑ سے علم نہ جدا ہوگا حشر تک
بے دست ہو کے ایسے عالمدار ہو گئے
تاریخ لکھنے والوں نے یہ بھی ستم کیا
جو دشمنِ نبی تھے وہی یار ہو گئے

یہ مجتبی کے شیر کی ہیبت تھی دشت میں
ارزق سے پہلوان بھی مُردار ہو گئے
واجب تھی استغاثہ پہ لبیک کی صدا
اصغر بھی جنگ لڑنے کو تیار ہو گئے

کرب و بلا کی جنگ لڑی شہہ نے اس طرح
باطل کے جتنے وار تھے بیکار ہو گئے
عباش اور قاسم و اکبر کا ذکر کیا
اصغر بھی فوج شاہ کے سالار ہو گئے

بے ساختہ جو میں نے کہا یا علیٰ مدد
بارہ امام میرے مددگار ہو گئے
قرآن میں جن کو نسلی منافق کہا گیا
تاریخ میں وہ صاحبِ کردار ہو گئے

بے پردگی پہ روئے تھے سادات یوں ظفر
تر آنسوؤں سے شام کے بازار ہو گئے

مولا حسینؑ

خونِ حسینؑ سے کھلے کتنے گلابِ دشت میں
کتنے دیئے جلا گیا اک آفتابِ دشت میں
ذہنوں میں پھر ابھر گیا خطبہِ ججۃ الوداع
مولا حسینؑ نے کیا ایسے خطابِ دشت میں
کرنا پڑا یزید کو آلِ رسول کو رہا
لے آئیں زینبؓ حزیں وہ انقلابِ دشت میں
جس پر سجا ہے آج بھی فتحِ مُبین کا عالم
قربانیوں کے شہر کا ایسا ہے بابِ دشت میں
پس منظرِ یزیدیت او جھل نہ ہو سکے گا اب
ہر چہرہ یزید سے کھینچا نقابِ دشت میں
ڑ سے گنہگار کو دیتا بھلا پناہ کون
شہہ کے کرم سے ہو گیا عزتِ مامِ دشت میں

تیغوں کی تیز دھار پر اپنے گلوں کو رکھ دیا
ایسے دلیر تو فقط تھے دستیاب دشت میں
دنیا کے باوفا کہیں جس کو صحیفہ وفا
بے دست ہو کے لکھ گئے ایسی کتاب دشت میں
جیتے ہوؤں کی ہار تھی ہارے ہوؤں کی جیت تھی
اللہ نے الٹ دیا سارا حساب دشت میں
جسم تو آگیا وطن صورتِ لاش اے ظفر
اصغر کے ساتھ رہ گئیں اُم رباب دشت میں

ذارکر شیر

قدرت نے مجھ کو ذارکر شیر لکھ دیا
 یعنی غمِ حسین کی تاثیر لکھ دیا
 میں لکھ رہا تھا مدحِ حسین و حسن میں شعر
 رضواں نے مجھ کو صاحبِ جاگیر لکھ دیا
 اُس نے کہا کہ کیسے پڑھوں میں نمازِ عشق
 اشکوں سے میں نے ماتمِ شیر لکھ دیا
 پوچھا جو میں نے کون ہے مشکل گشائے دیا
 کرب و بلا نے اصغر بے شیر لکھ دیا
 جو بولتے ہیں مجلسِ شیر کے خلاف
 میں نے اسے بھی ماؤں کی تقاضیر لکھ دیا
 بعضِ علیٰ میں بن جو گیا خود ہی دشگیر
 اللہ جانے کس نے اُسے پیر لکھ دیا
 تنقید جو بھی کرتا ہے خمس اور نماز پر
 اُسکو بھی میں نے دشمنِ شیر لکھ دیا
 دیکھا ظفر جو خواب تو عمران کی قسم
 اپنے سفر کو خواب کی تعبیر لکھ دیا

مولارضا

جس سے راضی ہے خدا ایسی عبادت کی ہے
”هم نے سرکارِ خراسان سے موادت کی ہے“
اُس کو دوزخ میں جگہ ملتی ہے مامون کے ساتھ
جس نے احکامِ الٰہی سے بغاوت کی ہے
مجھ کو معصومہ قُمِ اذن حضوری دیدیں
میں نے پھر کاتپ تقدیر کی مفت کی ہے
اے صحابہ کے پرستارو ابوذرؑ کی قسم
ہم نے بے عیب صحابہؓ سے محبت کی ہے
میں بڑے فخر سے کہتا ہوں وطن میں آکر
میری سرکارِ خراسان نے دعوت کی ہے
چاہے جس دور کا انساں ہو وہ رُخ بنتا ہے
جس کو معصوم اماموں نے ہدایت کی ہے
لال مسجد کی طرح اس کا بھی ہوگا انجام
جس نے ناپاک نقابوں کی حمایت کی ہے
پاک مٹی سے نجس خاک کو نسبت دیکر
دشمن آل نبیؐ تو نے قیامت کی ہے

ہر مُنافق پہ شب و روز شبرا کرنا
یہ کوئی کھیل نہیں بات شریعت کی ہے
جو نہیں کرتا عما مے کی عباء کی تنظیم
ایسے بدنس ل کی ہم نے بھی مذمت کی ہے
نور چہرے سے چلا جاتا ہے گھر سے برکت
ذکرِ معصوم میں جس نے بھی تجارت کی ہے
بھائی کے غم میں تڑپتی ہے پھر اک معصومہ
آج کی رات بھی اے لوگو قیامت کی ہے
اے ظفر تم مری آنکھوں کی زیارت کرلو
میری ان آنکھوں نے مشہد کی زیارت کی ہے

مولارضا

آئیے جلوہ حضور مشہد و قم میں دیکھیئے
اک بھائی اک بہن کا نور مشہد و قم میں دیکھیئے

اُترا جو تھا خدا کے گھر جو تھا امام معبر
ایسے ہی نور کا ظہور مشہد و قم میں دیکھیئے

جیسے ہیں دین کے صد یعنی بقیہ و نجف
مجز نما وہی قبور مشہد و قم میں دیکھیئے

جو بادشاہ وقت تھا قدموں میں دن ہو گیا
شاہی کا ٹوٹا گور مشہد و قم میں دیکھیئے

کرتے ہیں پھروں کو ڈر بنتے ہیں ان کے در پر خر
چل کے معافی قصور مشہد و قم میں دیکھیئے

ہوں شاہ طوس کا غلام وہ ہیں ظفر مرے امام
مدحت شاہ کا سرور مشہد و قم میں دیکھیئے

حضرت امام رضا ابن موسی کاظم

رضاۓ سیدہ معصومة ہے رضاۓ رضا
”یہ شہر قم ہے یہاں کیجئے شانے رضا“

برائے سجدۃ تعظیم ان کے قدموں میں
مجھے بھی کھینچ کے لائے ہیں نقشِ پائے رضا

سمجھ لو اُس سے نبی اور خدا نہیں راضی
وہ جس پہ ہوتی نہیں ہے کبھی عطاۓ رضا

اسے سلام شہنشاہیت بھی کرتی ہے
جسے زمانہ سمجھنے لگے گدائے رضا

وہ جا کے چوم لے قم میں ضریح معصومة
کہ جسکو اپنے لیئے چاہیئے دعاۓ رضا

وہ بامراود بہت خوش نصیب ہوتا ہے
جسے بھی مشہد و قم کے لیئے بلائے رضا

بے گی کسے بھلا شیر شیر کی تصویر
یہ راز کون بتائے ہمیں سوائے رضا

سمجھ لو وہ تو خداوند کی پناہ میں ہے
جو آکے مشہد و قم میں آمان پائے رضا

شفا کے واسطے پی لے جو آب نیشاپور
تو اس کو مرنے نہ دے گی کبھی شفائے رضا

سجا ہوا ہے جو مشہد میں آج دستِ خوان
اسی بہانے سے کھاتے ہیں ہم غذائے رضا

کرے ظفر بھی مسلسل سفر زیارت کے
رضا کا واسطہ دیتے ہیں ہم خدائے رضا

محصومہ قم

بشر فریاد کرتے ہیں درِ محصومہ قم پر
فرشتے بھی اُرتے ہیں درِ محصومہ قم پر
دعا کرنے سے پہلے ہی مرادیں پوری ہوتی ہیں
مقدّر یوں سنورتے ہیں درِ محصومہ قم پر
فلک کے رہنے والے ہوں کہ انساں ہوں زمینوں کے
سبھی دامن کو بھرتے ہیں درِ محصومہ قم پر
اندھیری رات میں بھی نور کی برسات ہوتی ہے
کئی سورج اُبھرتے ہیں درِ محصومہ قم پر
حیاتِ نو ملا کرتی ہے محصومہ کے روپے سے
کہاں انساں مرتے ہیں درِ محصومہ قم پر
وہی دن تو ہماری زیست کی معراج ہوتے ہیں
کہ جتنے دن گزرتے ہیں درِ محصومہ قم پر
یہاں ہوتی نہیں تفرقی اپنوں اور غیروں کی
سبھی انساں نکھرتے ہیں درِ محصومہ قم پر
ظفر ان کے ہی دروازے سے ملتے ہیں مجھے مرصع
عبادت لفظ کرتے ہیں درِ محصومہ قم پر

معصومہ قم

مجھ کو تاریکیوں میں سحر چاہئے
یعنی معصومہ قم کا در چاہئے

دیں رضا آپ تو جاؤں سوئے رضا

مجھ کو مشہد کا اذن سفر چاہئے

آپ بھی ہیں قبول دعا کی سند

مجھ کو اپنی دعائیں اثر چاہئے

اس کی سرحد پہ مہران ہے اس لئے

قم سے کرب و بلا کا سفر چاہئے

جیسا حق ہے میں ولی کھوں منقبت

شعر لکھنے کا مجھ کو ہنر چاہئے

زندگانی مری بھی سنور جائے گی

مجھ کو بس آپ کی اک نظر چاہئے

نب عباش کا جس پہ پرچم کروں
 مجلسوں کیلئے مجھ کو گھر چائیئے

جس کی شاخوں پہ چودہ گل تر کھلیں
 سائبان کے لئے وہ شجر چائیئے

ہجرتِ عشق کا جو سبب بن سکے
 مجھ کو بھی ایسا زادِ سفر چائیئے

اب سفر اپنی منزل سے نزدیک ہے
 اب ظفر کو بھی فتح و ظفر چائیئے

امام موسیٰ کاظمؑ

خُم در آل محمد پہ جو سر آج بھی ہے
ایسے انساں کے مقدار میں سحر آج بھی ہے

جن کے اصحاب میں شامل ہیں علی بن یقظین
ان کے کردار کا دنیا پہ اثر آج بھی ہے

جن میں محتاج نوازے گئے دیناروں سے
اس حسین دور پر انساں کی نظر آج بھی ہے

کاظم و صابر و ذوفس ذکریہ طیب
ان ہی القاب سے روشن یہ نگر آج بھی ہے

جب سنا لاش تھی زنجیروں میں جکڑی تو لگا
قید میں جھفر صادق کا پر آج بھی ہے

تمکو تقدیر جو لے جائے تو ہوگا محسوس
میل بغداد پہ وہ خستہ جگر آج بھی ہے

پھر وہی جور و جفا اور وہی ہیں لاشیں
غم کی تاریخ وہی محو سفر آج بھی ہے

زندگی کٹ گئی اس طرح کے زندانوں میں
جن میں آلام و مصائب کا گزر آج بھی ہے

کتنے ٹوٹے ہیں ظفرِ موئی کاظم پہ ستم
رُخ تاریخ پہ مامون کا شر آج بھی ہے

امام محمد تقی

ثبت اس کا زمانے کے خشک و تر سے ملا
ہمیں تو دیں بھی محمد تقی کے گھر سے ملا
جو شہرِ علم کے پاکیزہ در سے ملتا ہے
وہ علم شاہِ خراسان کے پیر سے ملا
نویں امام سے منسوب یوں ہوا تقویٰ
کہ جس طرح سے ثمر جا کے خود شجر سے ملا
غایظِ لوگ ہی مامون کے پُجواری ہیں
جو معتبر ہے وہی نورِ معتبر سے ملا
قضايا کے بعد بھی کام آئے گا وہ زادِ سفر
جو کاظمین و خراسان کے سفر سے ملا
رسولوں اور اماموں کا واسطہ دیکر
مری طرح سے دعاوں کو تو اثر سے ملا
جو مرنے والے کو دیتا ہے زپر قبر سکون
وہ ئور آلِ محمد کی رہگزر سے ملا
ظفرِ امام کو جو معقصم نے زہر دیا
وہ زہر امام کے کٹتے ہوئے جگر سے ملا

امام حسن عسکریؑ

حسن عسکری کی شنا کرتے رہنا
یوں اجرِ رسالت ادا کرتے رہنا

علیٰ کے ملنگو در عسکری سے
وفا کر رہے ہو وفا کرتے رہنا

مذینہ ہے اک علم کے در ہیں بارہ
در مصطفیٰ پر صدا کرتے رہنا

ہے بعض حسن عسکری جان لیوا
منافق کو خود سے جدا کرتے رہنا

ظہورِ امام زمانہ کی ہر دم
دعا کرنے والو دعا کرتے رہنا

ظفر ہے یہ آل نبیؐ کی فضیلت
محبوں کو اپنے عطا کرتے رہنا

امام زمانہ

اے میرے بخی سرکار ترا نام ہی ایسا ہے
اے سید اے سردار ترا نام ہی ایسا ہے
دانہ ہو جاتا ہے دم کرنے سے دیوانہ
قرآن کی تلاوت ہے اس نام کا ذہرانا
پاتے ہیں شفا بیمار ترا نام ہی ایسا ہے
جو تیرا مخالف ہے اسلام سے خارج ہے
اللہ و محمد کے پیغام سے خارج ہے
کوئی کیسے کرے انکار ترا نام ہی ایسا ہے
نوكر ہیں ترے در کے قنبر بوذر سلمان
تیرے ہی وسیلے سے بنتے ہیں بشر انسان
بن جاتے ہیں باکردار ترا نام ہی ایسا ہے
عیسیٰ بھی کرے سجدہ تیری ہی امامت میں
اسلام جواں ہوگا پھر تیری قیادت میں
اے بارہویں باکردار ترا نام ہی ایسا ہے
پھر خیبر والوں کو خیبر یاد آئے گا
اس دور کا ہر مرحب پھر مارا جائے گا
اے حیدر کی لکار ترا نام ہی ایسا ہے

تیرا ہی علم مولا کعبے پ لگا ہوگا
اس روز مسلمانو پھر عہد وفا ہوگا
اسلام کے ذمہ دار ترا نام ہی ایسا ہے
قائم ہی سے ہونا ہے پھر امن و اماں قائم
پھر حشر تک ہوگی شیعوں کی اذان قائم
اے دیں کے علمبردار ترا نام ہی ایسا ہے
پھر قومی ترانہ ہی بس نادِ علیٰ ہوگا
مومن کا وظیفہ بھی بس نادِ علیٰ ہوگا
قدرت کے حسین شہکار ترا نام ہی ایسا ہے
ہم کو بھی ظفر غم ہے بے شیر کا اے مولا
پڑسے بھی تجھے دیں گے شیر کا اے مولا
سرکار کے ورثہ دار ترا نام ہی ایسا ہے

آجائیے امام

روکے یہ کہہ رہے ہیں عزادار صبح و شام آجائیے امام
اے منتظر ہیں آپ کے یہ منتظر غلام آجائیے امام
بے چین ہو کے کرتی ہے اب بھی وہ انتظار غیبت میں ذوالفقار
لینے کے واسطے شہیر والا کا انتقام آجائیے امام
پھر یاد آگئے بنی عباس کے ستم اے وارث علم
پھر ہو رہے ہیں قتل علی والے صبح و شام آجائیے امام
پھر ظلم کا نشانہ بنا آج کاظمین اے وارث حسین
ظلم و ستم کی زد پہ ہے پھر روضہ امام آجائیے امام
سجدوں سے دور ہے کوئی فرشِ عزا سے دور ملیت ہے پور پور
دن رات ہو رہا ہے عقیدوں کا قتل عام آجائیے امام
سمجھائیں آ کے مقصد قربانی حسین اے عسکری کے چین
پھر انٹھ رہا ہے مجلس و ماتم کا احترام آجائیے امام
زد پر ہے پھر عزاۓ شہیدان کربلا اے جنت خدا
اب تو خلاف ظلم و ستم کیجئے قیام آجائیے امام

خواہش ہے جان آپ کے قدموں میں وارد ہیں خود کو نکھار دیں
اس قلب پر لکھا ہے فقط آپ ہی کا نام آجائیے امام
موجود ہے فضاوں میں حل من کی وہ صد اوہ ارض کربلا
آواز دے رہا ہے مسلسل دیارِ شام آجائیے امام
سجادۂ غمزدہ کو بھی مل جائے گا سکوں جور و رہا ہے خون
ہے منتظر شہادت بے شیر تشنہ کام آجائیے امام
مل جائے گا ظفر کسی خستہ جگر کو چین وہ مادرِ حسین
جس نے کیا ہے خلد کو فرشِ عزا کے نام آجائیے امام

کرم ہو کرم

میرے مولا کرم ہو کرم میرے مولا کرم ہو کرم
جلد ہواب ظہور آپ کا آپ کے چو میں ہم بھی قدم

دے رہے ہیں صدا دو جہاں
اعجل یا امام زماں
رو رہا ہے لہو آسمان
خون میں ڈوبی ہوئی ہے اذال
دیں پہ پھر آیا دور خزان
آپ کا منتظر ہے حرم
میرے معبد میرے خدا
واسطے پنجن پاک کا
صدقہ شاہ کرب و بلا
نسبت غازی با وفا
ہو مدد میرے مشکل کشاء
کب تک ہم سہیں گے تم

آئے گی پھر سے فصلِ بہار
 آئے گا ہر چمن پر نکھار
 ہوگا نادِ علی کا حصار
 ختم ہو جائے گا انتظار
 اے مرے بارہویں تاجدار
 آپ اور عیسیٰ ہونگے بہم
 کعبہ دیں سے ہوگا قیام
 پھر شریعت کا ہوگا نظام
 لیں گے شہیر کا انقام
 یعنی ڈھل جائے گی غم کی شام
 ہوگا سب کے لبوں پر سلام
 ایسے برسے گی تنقیحِ دو دم
 یہ محبوب کا اعلان ہے
 اک خدا ایک قرآن ہے
 اب ولی گلشنِ ایمان ہے
 قلب میں آل عمران ہے
 جو یہ مانے مسلمان ہے
 اس سے ہے مومنوں کا بھرم

پھر پریشاں ہیں اہلِ وطن
 آج پھر جل رہا ہے چمن
 خون میں ڈوبے ہیں کتنے بدن
 بڑھ رہی ہے مسلسل گھنٹن
 کیجھے امداد شاہِ زمان

منتظر ہیں ہم اہل عزا
 منتظر ہے صفِ انبیاء
 دے رہی ہے صدا کربلا
 صف بنائے ہیں اہل وفا
 کر رہے ہیں مسلسل دعا

آپ رکھ لیجے سب کا بھرم
 میرے سرکار میرے حضور
 آپ کا جب بھی ہو گا ظہور
 ہر طرف ہو گا دنیا میں نور
 تیرگی دہر سے ہوگی دور
 آئے گا زندگی کا سور

پھر تو آجائے گا دم میں دم

یوں نمودار ہوگی سحر
ہوگی مولا کی ہم پر نظر
چین سے پھر کئے گا سفر
یوں ملے گا دعا کو اثر
شکر ہم بھی کریں گے ظفر
دیں کے لہرائیں گے پھر علم

جناب زینب بنت علیؑ

ایسی ہمشیر کہاں کوئی سوائے زینب
 وعدے شپر کرے اور نبھائے زینب
حملہ آور جو ہوئے دیں پہتم کے سورج
آپ نے مثلِ خدیجہ دیئے سائے زینب
لہجہ نجع بلاغہ کی یہی ہیں وارث
شام کو فتح کرے کون سوائے زینب
دین کو نارِ امیہ کی تپش کھا جاتی
سایہ افگن جو نہ ہو جاتی ردائے زینب
پر جم حضرتِ عباس کے سائے میں رہے
چاہیے جس کسی انساں کو دُعاۓ زینب
چھوڑ کر ہندہ جگر خوارہ کی اولادوں کو
کون ہے جس پہ نہیں ہوتی عطاۓ زینب
یہ شرف ملتا ہے پاکیزہ نسب والوں کو
سب کی قسمت میں نہیں ہوتی شانے زینب

میں کبھی کرہی نہیں سکتا تھا ان کی مدحت
 مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی رضاۓ زینت
 اس فقیری میں امیری کے مزے لیتا ہوں
 خوش نصیبی نے بنایا ہے گدائے زینت
 ظلم ہو مدد مقابل تو کرو ذکرِ حسین
 آج تک گونج رہی ہے یہ صدائے زینت
 آنسوؤں کا اسے سیلا ب بھالے جاتا
 شام آباد ہوا ہے تو برائے زینت
 اس برس پھر یہ دعا کرتے ہیں عمران و ظفر
 پھر زیارت کے لئے ہم کو بُلائے زینت
 کوفہ و شام کو جس نے کیا تاراج ظفر
 ہو عطا مجھ کو وہی عزم خُدائے زینت

مولاعباس

ذکر ہو جیسے وفاوں کا وفادار کے ساتھ
یادِ شیر بھی ہے ذکرِ علمدار کے ساتھ
ابنِ ہندہ کی شکست آج بھی دیتی ہے صدا
فتحِ دل ہوتے نہیں نیزہ و تکوار کے ساتھ
لشکرِ شر سے یہ کہہ کے چلا ٹر جری
کون بیٹھے گا بھلا ریت کی دیوار کے ساتھ
تینِ شعبان کو دیکھے کوئی فطرس کی اڑان
مَس ہوا تھا ابھی گھوارہ سرکار کے ساتھ
ہم غدیری ہیں سقینے کی طرف کیوں دیکھیں
ہم نہ بیٹھیں گے کبھی بھی کسی بدکار کے ساتھ
بڑھ کے منزل نے قدم چو مے ہمارے یوں بھی
ہم علیٰ والے چلے وقت کی رفتار کے ساتھ
میرے دامن سے زمانے نے لپٹنا چاہا
اور میں لپٹا رہا دامنِ سرکار کے ساتھ

گذرے لمحات کو لوٹا نہیں سکتا کوئی
اب بھی ہو جاؤ کسی صاحبِ کردار کے ساتھ
زندگی خود اُسے کرتی ہے ظفر بڑھ کے سلام
مدحِ خوانی جو کرے میشمِ تمار کے ساتھ

حضرت عباسؑ

اے وفاوٰ تمہارا خدا آگیا
چار شعباں کو مجز نما آگیا

بے وفاوں سے اپنی جدائی بھی ہے
مومنو آج پرجم گشائی بھی ہے
آج مسرور ساری خدائی بھی ہے
کیا نصیری کا پھر سے خدا آگیا

ہاشمی چاند کو مل گیا آسمان
ہے وفاوں کی لبستی میں وقت اذان
آج خیرات پائیں گے دونوں جہاں
قصرِ باطل میں پھر زلزلہ آگیا

اس کا جھولا جھلاتے ہیں شاہِ اُمم
ہوگا سایہ فلکن سیدہ کا کرم
آگئے سب وفادار زیرِ علم
مشکلو جاؤ مشکل گشاء آگیا

جس کے بازو میں ہے قوت کبریا
سیرٹ صورٹ جو ہے شیر خدا
جس کو کہتے ہیں سب ثانی مرتضی
آج وہ فتح کربلا آگیا

آج تک علقمہ جس کے قبضے میں ہے
دو جہاں کی وفا جس کے قبضے میں ہے
یعنی کرب و بلا جس کے قبضے میں ہے
بن کے وہ فاطمۃ کی دُعا آگیا

چار شعبان ہے یہ چراغوں کی شب
سب ملائک بھی حاضر ہوئے با ادب
شادماں ہے کچھ ایسے دل زین اب
روز عاشور کا آسرا آگیا

جس میں جاری ہے اب بھی علم کا سفر
شہر عباس کہتا ہے جس کو ظفر
سندھ جس کو کہا جائے غازی نگر
میں وہیں آج بہر شاء آگیا

چودہ معصوم

ذاکر جو بنایا ہے چودہ معصومؑ نے
نجھے رنگ لگایا ہے چودہ معصومؑ نے

معراج عطا کی ہے منبر کا شرف دیکر
جت کی سند دیدی اب اذن نجف دیکر
یوں بھاگ جگایا ہے چودہ معصومؑ نے

اقوال کی صورت میں پیغام کی صورت میں
آغاز کی صورت میں انعام کی صورت میں
قرآن سنایا ہے چودہ معصومؑ نے

وہ اور تھے جو پلتے تھے مالِ غیمت پر
یہ اور ہیں جو ٹوٹے میدانِ شہادت پر
اسلام بچایا ہے چودہ معصومؑ نے

سرکارِ رسالت سے اور مہدیؑ دوراں تک
لیسین و مژمل سے اور بارہویں قرآل تک
باطل کو مٹایا ہے چودہ معصومؑ نے

اب حشر تک کوئی آئے گا نہ ملکرانے
اسلام کو بخشے ہیں خود خون کے نذرانے
وہ دیپ جلایا ہے چودہ معصوموں نے

اب تم بھی چلے آؤ دروازہ زہرًا پر
یہ در بھی ضروری ہے بننے کیلئے بوذر
اللہ سے ملایا ہے چودہ معصوموں نے

تاہشیر چراغاں ہے اب دین کے گلشن میں
ہونگے نہ اندھیرے اب اسلام کے آنگن میں
فتنوں کو مٹایا ہے چودہ معصوموں نے

جس عہد نے نبیوں کی محنت کو بچایا ہے
اور جس نے شریعت کو پروان چڑھایا ہے
وہ عہد نبھایا ہے چودہ معصوموں نے

عمران و ظفر جیسے اس در کے بھکاری ہیں
اور کتنے سکندر بھی اس کے درباری ہیں
دامن میں مجھپایا ہے چودہ معصوموں نے

اجر رسالت

نبی کی آل سے الفت بہت ضروری ہے
کہ ہر نماز کی نیت بہت ضروری ہے

یزیدیت سے برأت کے واسطے یارو
حُسیت کی حمایت بہت ضروری ہے

اے کلمہ گویو ہے کلمے کی ”لا“ سے یہ ثابت
عدوئے آل پہ لعنت بہت ضروری ہے

شہید جاتے ہیں کرب و بلا بغیر حساب
اسی لئے تو شہادت بہت ضروری ہے

تو لا اور تبرا کو جاننے کے لیے
کتاب حق کی تلاوت بہت ضروری ہے

صحابت کی سند کے لیے بقول رسول
دری ببول کی عزت بہت ضروری ہے

نجد کے پاک سفر کے لیے مرے سرکار
دل و نظر کی طہارت بہت ضروری ہے

نہ پیش آئے گی بعد اس کے دشتِ ٹربت
علیٰ کی یوں بھی زیارت بہت ضروری ہے

تمہارا ماضی تمہیں تنگ کر رہا ہو اگر
تو خر کی طرح سے ہجرت بہت ضروری ہے

ظفر شفاعتِ روزِ جزا اگر چاہو
ادائے اجرِ رسالت بہت ضروری ہے

منقیبت

مولوی آج جو مروان بنا پھرتا ہے
شکل انسان میں شیطان بنا پھرتا ہے
چھوڑ کر ناطق قرآن کے دروازے کو
مولوی حافظ قرآن بنا پھرتا ہے
شاہ والا کے عزادار کو کافر کہہ کر
ہر ابو جہل مسلمان بنا پھرتا ہے
دین کے نام پہ پھیلائی ہے دہشت گردی
امتی آج بھی حیوان بنا پھرتا ہے
جس کا ایمان نہیں ایمان اُو طالب پر
جانے کیوں صاحب ایمان بنا پھرتا ہے
کل بھٹائی سے قلندر سے تھی اس کی پہچان
اب ظفر سندھ کی پہچان بنا پھرتا ہے

نظم

دو رنگی باتوں کو چھوڑو سچائی سے پیار کرو
 خود کو مومن کہنے والو پیروی مختار کرو
 ہم کو تولا اور تبراء کلمہ ہی سکھلاتا ہے
 سچوں کے اقرار سے پہلے جھوٹوں کا انکار کرو
 کافر کافر کہنے والے اپنے شجرے نہول گئے
 حمزہ کے منکر ہو جاؤ اور ہندہ سے پیار کرو
 ہر گستاخ پیغمبر کو اُن کی قبروں سے کھینچو
 صلح نبی پرشک کرنے والوں کو بھی فی النار کرو
 جھوٹی کتابوں کو پڑھ کر ہی لکھتی گئی رنگیلا رسول
 ختم بُخاری کرنے والو اب تو یہ اقرار کرو
 تم جو بنی ہاشم کے ہر دشمن کو صحابی کہتے ہو
 اے مروانو اپنے عقیدے کا گھل کر اظہار کرو
 بے غیرت انسان ہے جو ہے ظلمِ یزیدی پر خاموش
 کر کے یزیدیت کی مزamt غیرت کا اظہار کرو
 ذلت کے جینے سے بہتر ہے عزت سے مرجاو
 یا جو ظالم سے نکرائے وہ لشکر تیار کرو

تم نے تو اماں کے قاتل کو بھی رضی اللہ کہا
قاتل پر لعنت بھیجو یا اماں کا انکار کرو
شعب ابی طالب کا لنگر کھا کر بھی غُراتے ہو
جرأت ہے تو اپنے شرابی باپوں کا انکار کرو
بعض علیٰ میں مرنے والے کس صورت میں ڈھلتے ہیں
اپنے شہیدوں کی قبروں کو گھودو اور دیدار کرو
یہ حیدرؒ کے پروانوں کا سندھ ہے رائے وند نہیں
پُوم کے غازی کے پرچم کو سندھ کی سرحد پار کرو
گُرب و بلا ہر مومن کو دیتی ہے یہی پیغام ظفر
پچھے ہٹنے سے بہتر ہے آگے بڑھ کر وار کرو

سنده کی عزاداری

ہم کو جاں سے پیاری ہے سنده کی عزاداری
دشمنوں پر بھاری ہے سنده کی عزاداری
ٹھیڑی اور کراچی کے باوفا شہیدوں نے
خون سے نکھاری ہے سنده کی عزاداری
فرشِ غم کے دشمن پر دشمن ولایت پر
ایک ضرب کاری ہے سنده کی عزاداری
وہ بھائی اور شہباز دے رہے ہیں یہ آواز
سب کی ذمۃ داری ہے سنده کی عزاداری
دیکھنے علم اپنے آئیں گے یہاں مہدتی
اس لئے بھی جاری ہے سنده کی عزاداری
دیکھو رنگ لائی ہے مومنین کی محنت
سب نے ہی سنواری ہے سنده کی عزاداری

ہر یزیدی لشکر پر ہر سپاہ باطل پر
خوف بن کے طاری ہے سندھ کی عزاداری
آنسوؤں کا نذرانہ سیدہ کو دیتے ہیں
روح اشکباری ہے سندھ کی عزاداری
کربلائے روہڑی میں آج بھی ظفر عباس
عزمِ غمِ گساری ہے سندھ کی عزاداری

اعتکاف

معافی پاؤ گناہوں کے اعتراف کے بعد
بنو گے خر پہ یزیدوں سے انحراف کے بعد

نجاستیں کبھی نزدیک آ نہیں سکتیں
مہر صیام کے روحانی اعتکاف کے بعد

منافقین بہت خوش دکھائی دیتے ہیں
علی کے چاہنے والوں میں اختلاف کے بعد

مجھے بھی پاک کیا پختن^۱ کے خالق نے
علی کی جائے ولادت ترے طواف کے بعد

خدا کا گھر بھی حسینی ملگ لگتا ہے
عزما کے رنگ میں لپٹئے ہوئے غلاف کے بعد

مجھے جدارِ حرم مُسکرا کے دیکھتی ہے
کبھی طواف سے پہلے کبھی طواف کے بعد

نماز سے وہی کرتے ہیں اختلاف ظفر
جو پیدا ہوتے ہیں شجروں میں اختلاف کے بعد

”سنڌھ“

سرکار دو عالم کے غلاموں کا نگر ہے
یوں سنڌھ پہ زہرا کی دعاؤں کا اثر ہے

ہر گھر پہ یہاں پر جم عباس کی صورت
شہباز قلندر کے عقیدے کا سر ہے

آباد ہیں مولائی جو اس پاک زمیں پر
اس پر کسی معصوم گھرانے کی نظر ہے

سکھر میں جو یہ ٹور کی برسات ہے جاری
یہ آمدِ سرکار کی محفل کا اثر ہے

اس محفلِ سرکار میں ہے شرکتِ سرکار
یہ فتح و ظفر ہے یہ مقدار کی سحر ہے

حضرت مختار

خوش کیا یوں عابدِ دلگیر کو مختار نے
چیر ڈالا دشمن شہیر کو مختار نے

انتقام کرbla جس دور میں اک خواب تھا
زندگی دی خواب کی تعبیر کو مختار نے

سرپرستی تھی دعائے سید سجاد کی
کاث ڈالا ظلم کی شمشیر کو مختار نے

سید سجاد کی اک مُسکراہٹ کے لئے
خُرما کی سمت پلٹا تیر کو مختار نے

تونے جس زنجیر سے جکڑا تھا اے ابنِ زیاد
تغ میں ڈھالا اُسی زنجیر کو مختار نے

ایک اک قاتل سے لے کے انتقام کرbla
دی حوشی یوں شاہ کی ہمیشہ کو مختار نے

بیٹھ کر کوفے میں برپا کر دیا اک انقلاب
روند ڈالا شام کی جاگیر کو مختار نے

حشر حارس کا ہوا جس طرح سے یومِ غدیر
یوں مٹایا شمر کی تصویر کو مختار نے

کھینچ کر دنیا سے دوزخ کے حوالے کر دیا
قاتلانِ شاہ کی تقدیر کو مختار نے

کر دیا ہر قاتل سرور کا چہرہ بے نقاب
یوں دکھایا خون کی تاثیر کو مختار نے

سب کے سب کوفے کے رہنے والے کب تھے بے وفا
کیا بدلا ہے رُخِ تحریر کو مختار نے

نام کی نسبت سے بھی کچھ اتنی جڑات ہے ظفر
کر دیا زندہ مری تحریر کو مختار نے

ماں

نسلوں کو جو پروان چڑھاتی ہے وہ ماں ہے
گھر کو جو گلستان بناتی ہے وہ ماں ہے

ننھی سی کلائی کو محبت سے پکڑ کر
جو پہلے پہل چلنا سکھاتی ہے وہ ماں ہے

ڈکھ پاتی ہے گر اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں
پھر بھی جو کلیج سے لگاتی ہے وہ ماں ہے

شب ہوتے ہی آغوش کو گھوارہ بنایا کر
جو ناد علیٰ ہم کو سُناتی ہے وہ ماں ہے

تھواروں پہ خود اپنی ضرورت کو مٹا کر
ہر بچے کے جو ناز اٹھاتی ہے وہ ماں ہے

ڈرتے ہوں اگر رات کو سوتے ہوئے بچے
خود جاگ کے جو ان کو سُلاتی ہے ماں ہے

آتی ہیں نہایں اگر اولاد کی جانب
خود مرکے جو بچوں کو بچاتی ہے وہ ماں ہے

اولاد جو مرجائے تو اولاد کے غم میں
گھٹ گھٹ کے اگر اشک بھاتی ہے وہ ماں ہے

مشکل میں سبھی ساتھ اگر چھوڑ بھی جائیں
ہمت کوئی ایسے میں بندھاتی ہے وہ ماں ہے

اولاد میں ہو جائیں اگر دوریاں قائم
نفرت کی اگر آگ بجاتی ہے وہ ماں ہے

اس لاپھی ماحول میں مطلب کے جہاں میں
بے لوث محبت جو دکھاتی ہے وہ ماں ہے

فہریٰ سے کہتا تھا یہ زہرا کا جنازہ
مرکے بھی جو سینے سے لگاتی ہے وہ ماں ہے

بالوں سے زمیں جھاڑ کے رن میں شبِ عاشور
مظلوم کا جو سوگ مناتی ہے وہ ماں ہے

یادِ علی اصغر کو لگائے ہوئے دل سے
جو دھوپ میں دن اپنے ہتاتی ہے وہ ماں ہے

رومال میں لینے کو عزاداروں کے آنسو
ہر مجلسِ سرور میں جو آتی ہے وہ ماں ہے

دل کہتا ہے یہ آج بھی عمران و ظفر کا
ہر لمحے ہمیں یاد جو آتی ہے وہ ماں ہے

سلام

کربلا والوں سے جو لوگ وفا کرتے ہیں
بس وہی اجر رسالت کا ادا کرتے ہیں

ہے یہ خاتونِ قیامت کی دُعاؤں کا اثر
مرے مولا مری ہر بات سنَا کرتے ہیں

خوف کھاتا ہے ہر انسان قضا سے اپنی
صرف ہم ہیں جو شہادت کی دُعا کرتے ہیں

ہم علی والوں کی فطرت میں وفاداری ہے
بدنبِ آلِ محمدؐ سے دَغا کرتے ہیں

ہم پڑے رہتے ہیں یوں بھی تو درِ زہراؓ پر
چjetنؓ پاک فقیروں کو عطا کرتے ہیں

اُن کو مل جاتا ہے رومالِ جنابِ زہراؓ
مجلسِ شاہ میں جو اشک بہا کرتے ہیں

فوج شہر کے اطفال کا یہ عالم ہے
تیر گردن پہ بھی کھائیں تو ہنا کرتے ہیں

اُن کا کرتے ہیں طواف آکے ملائک دن رات
جن گھروں میں بھی عزا خانے سجا کرتے ہیں

غُرِّ آدم نے کیئے ٹھکر کے سجدے اُس جا
جس جگہ آدمی مرنے کی دعا کرتے ہیں

ہم پہ ڈھائے ہیں بہت ظلم مسلمانوں نے
کہہ کے یہ سپد سجاد بُکا کرتے ہیں

منزليں اُسکے قدم خود ہی ظفر چو میں گی
جو بھی انساں سفر کرب و بلا کرتے ہیں

سلام

ستم سے برس پیکار ہو نہیں سکتے
جو شاہ دیں کے عزادار ہو نہیں سکتے
جو اہلیت کے دشمن سے راہ و رسم رکھیں
کبھی وہ صاحب کردار ہو نہیں سکتے
دربتول کی تنظیم جن سے ہونہ سکی
وہ مصطفیٰ کے وفادار ہو نہیں سکتے
جو حق زہرا کے غاصب ہیں ہر زمانے میں
وہ باغِ خلد کے حقدار ہو نہیں سکتے
حسینیوں نے بتایا یہ روزِ عاشورہ
جو بھاگ جائیں علمدار ہو نہیں سکتے
ابو تراب کی نسبت سے اس زمیں کی قسم
ثرابی ملک کے غذاء ہو نہیں سکتے
جو اپنے وقت کے شر و یزید سے ڈر جائیں
وہ اپنے وقت کے مختار ہو نہیں سکتے

نماز پڑھ کے کریں جو حسین کا ماتم
کبھی عقیدے کے بیکار ہو نہیں سکتے

جو ظلم دیکھے ہیں اہل حرم نے بعدِ حسین
وہ ظلم پھر سر بazar ہو نہیں سکتے

رسن سے جس طرح باندھے گئے نبی کے حرم
کوئی بھی ایسے گرفتار ہو نہیں سکتے

ظفر سوائے نبی اور آل عمران کے
ان آنسوؤں کے خریدار ہو نہیں سکتے

نوحہ

رسول زادی پے کس نے یہ ظلم ڈھایا ہے
یہ کن لعینو نے زہرا کا در جلایا ہے

کوئی بھی کر نہیں سکتا غنوں کا اندازہ
شہید ہو گیا مُحسن گرایا دروازہ
نبی کے جاتے ہی امت نے یوں ستایا ہے

نہ حق دیا نہ گواہی حُسین کی مانی
نہ شاہزادی کی امت نے قدر پہچانی
رسول زادی کو دربار میں بُلایا ہے

یہ کون پھاڑ رہا ہے رسول کی تحریر
بتول اور وہ دربار ہائے رے تقدیر
نبی کی بیٹی کے سر پر غنوں کا سایہ ہے

گلے میں شیرِ خدا کے بندھی ہے کیوں یہ رن
اجڑا کس نے بھلا یوں رسول کا گلشن
غنوں کی ماری کو کس طرح سے زلایا ہے

ابھی ہوا نہ تھا سرکار کا کفن میلا
کچھ اتنے ظلم ہوئے ہو گیا چمن میلا
رسول زادی نے غم کو گلے لگایا ہے

نہ زندہ رہ سکی چھ ماہ بھی نبی زادی
نبی کے بعد ہوئی اس طرح سے بر بادی
یہ اجر بی بی نے امت کے ہاتھوں پایا ہے

غموں کی ماری کو خربت میں بھی ملا نہ قرار
کیا ہے روضہ بنت رسول کو مسیار
چراغ روضہ سرکار کو بُجھایا ہے

یہ نوحہ پڑھتے ہیں روتے ہوئے ظفر عمران
خدا نے بھیجا تھا جس بارگاہ میں قرآن
نبی کی بیٹی نے ماتم کدہ بسایا ہے

نوحہ

نوحہ گناہ ہیں زینبؓ مُضطرب علیؑ کے بعد
گُبرام ہے مچا ہوا گھر گھر علیؑ کے بعد

محراب غمزدہ ہے نمازی کدھر گیا
ویران ہے رسولؐ کا ممبر علیؑ کے بعد

بیوائیں اور پیتیم رہے انتظار میں
کتنے غریب بیٹھے تھے در پر علیؑ کے بعد

کس دل سے اب حسینؑ پڑھیں گے نمازِ عید
مسجد میں جا کے روئیں گے شہر علیؑ کے بعد

گھوم اپنے بابا کو جی بھر کے دیکھ لو
سحری نہ ایسی ہوگی میسر علیؑ کے بعد

سب روئیں بھی ہو گئیں رخصت علیؑ کے ساتھ
بُونا کچھ اس طرح سے ہوا اگر علیؑ کے بعد

جیسے کھلا گئے تھے غریبوں کو مُرتضیؑ
کھانا ہوا نہ ایسا میسر علیؑ کے بعد

زینبؓ کی زندگی میں نہ آئی کوئی خوشی
بگڑا کچھ اس طرح سے مقدار علیؑ کے بعد

عباسؓ رورہے تھے سنبھالے ہوئے علم
گھر میں تھا ایک حشر کا منظر علیؑ کے بعد

یادِ علیؑ کے اشکوں نے دیکھا ہلالِ عید
کیا عید کرتے آل پیغمبرؐ علیؑ کے بعد

نوحؑ کے پڑھتی تھیں زینبؓ جگر فگار
بُحرے میں روز شمع جلا کر علیؑ کے بعد

زینبؓ یہ کہہ کے سوئے مدینہ چلیں ظفر
ہم کیا کریں گے کونے میں رہ کر علیؑ کے بعد

نوحہ

اے مومنو تابوت ہے تیار حسن کا
 غم آج مناتے ہیں عزادر حسن کا
 یوں اہل مدینہ نے دیا اجرِ رسالت
 تابوت سجا تیروں سے لاچار حسن کا
 دونوں کی شہادت کو ملی ایک ہی تاریخ
 پیغمبرِ اکرمؐ سے تھا یہ پیار حسن کا
 بھائی کے جنازے میں لگے تیر نکالے
 غم کرتی ہیں یوں زینبؓ غنیوار حسن کا
 میٹ پہ تری تیر ہیں میں تیروں پہ ہونگا
 یہ کہہ کے کیا شاہ نے دیدار حسن کا
 شہرؐ کے جگر کی طرح چھلنی ہے کفن بھی
 یہ حال ہوا پیکس و لاچار حسن کا
 پھر آج ظفر زینبؓ و کلثومؐ کے گھر میں
 ماتم ہے بپا خلد کے سردار حسن کا

حسین زندہ باد

دلوں سے جونہ مٹ سکی وہ کربلا کی یاد ہے
حسین زندہ باد تھا حسین زندہ باد ہے
کبھی بھی بند ہونہ پائے گی حسین کی عزا
چلے گا حشر تک دعائے فاطمہ کا سلسلہ
ہمیں ہماری نسلِ پاک پر ہی اعتماد ہے
دیارِ ظلم و جور کو بغاوتوں سے بھر دیا
یہ کام زینبؑ حزیں نے شام جاکے کر دیا
یزید لغتہ اور یزیدیت لغتہ جو آج مردہ باد ہے
علیؑ کے بعض کا مرض بُشکل طالبانیت
نگاہِ حق سے دیکھئے یہی تو ہے یزیدیت
انہی نجاستوں سے اس زمین پر فساد ہے
نماز اور حسین مصطفیٰ کے نورِ عین ہیں
یہ دونوں مُرتضیٰ و سیدہؓ کے دل کا چین ہیں
صفِ نماز پہ جو روئے گا وہ بامُراد ہے

ولایتِ علیٰ کا جیتا جاگتا ہے مجزہ
 جناب سیدہ کے قلب کی دعا ہے مجزہ
 حسینیوں کے درمیان یہ جو اتحاد ہے
 جو کربلا سے دور ہے وہ کیسے ہوگا معتبر
 ہے دشمنی حسین کی غلیظ خون کا اثر
 حسین کی مخالفت کرے وہ نامراد ہے
 نجاستوں سے دور ہے یہ خون خود بتائے گا
 ہے جن کی روح پاک یہ شرف بھی وہ ہی پائے گا
 عزاء شاہ کربلا کا یہ جو انعقاد ہے
 شیخہ مصطفیٰ[ؑ] نے دی کچھ ایسے صبح کی اذان
 خیام شاہ دیں سے آئی تھی صدائے الامان
 وطن میں رہ گئی تھی اُس بہن کی دل میں یاد ہے
 مٹی ہے اور نہ مٹ سکے گی کربلا کی داستان
 شہید ہو رہے ہیں آج بھی حسینی نوجوان
 یزیدیوں کو جانے کیوں حسین سے عناد ہے

خدا نے تم سے جو طلب کیا وہ حق ادا کرو
کبھی تو گھل کے تم یزید کو بُرا کہا کرو
تمہارے قول و فعل میں تضاد تھا تضاد ہے

جلا کے عشق کا دیا چراغ کو بُجھا دیا
ہر اک شہید کو مقام خلد کا دکھا دیا
حسین کو صحابیوں پہ کتنا اعتماد ہے

جو سُرخ رو ہوا ہو اس طرح کے امتحان میں
کوئی تو دوسرا دکھاؤ ایسا اس جہان میں
ہزار زخم اپنے دل پہ کھائے پھر بھی شاد ہے

نہ گھل کے روئی پھر پیغمہ شہید کر بلا
نہ بعد کر بلا کیا کبھی بھی پیاس کا گلہ
وصیتِ حسین شہہ کی لاذیلی کو یاد ہے

شہید ہو گئے حسین مر گیا صغیر بھی
ستم اٹھائے سو گئی ہے شام کی اسیر بھی
جو پوری ہونہ پائی وہ رباب کی مراد ہے

ظفر کی آرزو ہے یہ صدائے کامران بھی
سُنے تمام کائنات عشق کی اذان بھی
حسین کو ہر ایک مانگی پہ اعتماد ہے

نوحہ

نوحہ کرتے تھے یہی عابد بیکار حسین مرنے سردار حسین
 عصرِ عاشور سے ظلم کے سب وار حسین مرنے سردار حسین
 کتنی بے دردی سے ظالم نے اچھالا نیزہ
 آپ نے سینہ اکبر سے نکالا نیزہ
 اے مرنے صابر و شاکر مرنے لاچار حسین مرنے سردار حسین
 کیسے سقائے سیکنہ کے اٹھائے بازو
 کبھی چوئے کبھی سینے سے لگائے بازو
 نہر سے لوٹ کے آیا نہ علمدار حسین مرنے سردار حسین
 کس طرح نہر پہ اصغر کو پلایا پانی
 تیر کی شکل میں بے شیر تک آیا پانی
 ہچکیاں لیتا رہا اصغر لاچار حسین مرنے سردار حسین
 دیکے خاموش ہوئے آپ تو حل من کی صدا
 خون برنسے لگا گردوں سے سر کرب و بلا
 آپ پر چلتے رہے نیڑہ و تلوار حسین مرنے سردار حسین

بے ردائی بھی تھی پر دیکھی تھی تھی
لشکرِ شام بھی تھا اور ستم آرائی بھی تھی
ایسے دکھائے گئے شام کے بازارِ حسینؑ مارے سردارِ حسینؑ
پانچ سو گرسی نشینوں نے تماشہ دیکھا
ایسے ماحول میں ہم لوگوں نے کیا کیا دیکھا
جس گھڑی لائے گئے ہم سر دربارِ حسینؑ مارے سردارِ حسینؑ
صبر کا شہر سر دشت بسایا جس دم
آپ نے لاشہ قاسم کو اٹھایا جس دم
دشت میں دیکھے گئے حشر کے آثارِ حسینؑ مارے سردارِ حسینؑ
آپ نے اصغر پیکس کی بنائی ٹربت
بند تھا آب تو اشکوں سے سجائی ٹربت
آپ سا کون ہے اس دہر میں جی دارِ حسینؑ مارے سردارِ حسینؑ
اے ظفرِ فاطمہ کہتی تھیں قسم ہے رب کی
بولے سجاد شفاعت میں کروں گا سب کی
آپ پر روتے ہیں جتنے بھی عزادارِ حسینؑ مارے سردارِ حسینؑ

نوحہ

سوتے ہو کہاں عباس سکینہ یاد کرتی ہے
 اب کون کرے احساس ڈھنی فریاد کرتی ہے
 ملا کب تین دن سے مصطفیٰ کی آل کو پانی
 نہیں دیتے ستمگر فاطمہؓ کے لال کو پانی
 ترستا رہ گیا تھا اصغر بے حال کو پانی
 دیا کب اُم فروہ کے دل پامال کو پانی
 امت یہ بڑھانے پیاس ستم ایجاد کرتی ہے
 مدینے کے مسافر قید خانے کو بساتے ہیں
 جو کر کے آئے تھے شہر سے وہی وعدہ نبھاتے ہیں
 اندر ہیرے قید خانے میں حرم آنسو بھاتے ہیں
 مدینے کے گزارے دن سکینہؓ کو رُلاتے ہیں
 پیٹھی ہوئی در کے پاس وطن کو یاد کرتی ہے
 کیئے ہیں شاہ والا نے شہادت کے سفر پیاسے
 تڑپتے ہیں بلا کے دشت میں نورِ نظر پیاسے
 جوالِ اکبر سے پیاسے ہیں تو اصغر سے پسر پیاسے
 بھیجے بھانجے پیاسے ہیں اور لخت جگر پیاسے
 عاشور کے دن کی پیاس سکوں بر باد کرتی ہے

جو سرور کیلئے ہی صورتِ قران وہ پچی
 جو آئی کربلا سے بے سروسامان وہ پچی
 جسے کرتا ہے یاد اب تک درِ زندان وہ پچی
 دُن جانے کا جس کے دل میں تھا ارمان وہ پچی
 زندان کو وہی بے آس بس اب آباد کرتی ہے
 ظفر بوسہ گہہ سرکار کی توہین کی جس نے
 نبی کی بیٹیوں کے سر سے چادر چھین لی جس نے
 پہلائی سید سجاد کو بھی ہتھکڑی جس نے
 وہ امت کی نہیں ظلم و تشدد میں کمی جس نے
 یہ بھی نہ ہو جس کو پاس کہاں امداد کرتی ہے

نوحہ

یہ شامِ کرب و بلا کا پیام ہے نینبُ
”حسین جا چکے اب تیرا کام ہے نینبُ“

تسکی دینی ہے سجاد ناتواں کو ابھی
سنچالنا ہے سکینہ سی نیمِ جان کو ابھی
ترے لئے تو ابھی یہ بھی کام ہے نینبُ

اسیر کر کے تیموں کا کارواں ظالم
پھرائیں گے ابھی تجھکو کہاں کہاں ظالم
سزاۓ در بدراۓ تیرے نام ہے نینبُ

ابھی تیموں کو دینا ہے حوصلہ ٹونے
کئی یزیدوں کا کرنا ہے سامنا ٹونے
سفر کی تجھ پر مصیبت تمام ہے نینبُ

ہزار رنج اٹھائیں گے سپُر سجاد
جگر پر زخم بھی کھائیں گے سپُر سجاد
یہ گھر نہیں ہے یہ دربارِ عام ہے نینبُ

پڑے گی سر پہ ابھی خاکِ کربلا بی بی
بہت طویل ہے کوفہ کا راستہ بی بی
یتیم بچے ہیں اور راہِ شام ہے نینبُ

ابھی تو جانا ہے تاریک قید خانے میں
لگیں گے زخم ابھی رنج و غم اٹھانے میں
وطن نہیں ہے یہ زندانِ شام ہے نینبُ

ابھی تو یہ بھی قیامت کا کام کرنا ہے
ہر اشک بالی سکینہ کے نام کرنا ہے
جو توکرے گی وہ کارِ امام ہے نینبُ

یہ دشنی ہے لعینوں کی آل عمران سے
ہے کلمہ گو یوں کی یہ جنگ بھی تو قرآن سے
تماش بینوں کا یہ اژدهام ہے نینبُ

ظفر مدینے میں اک حشراب بپا ہوگا
وطن میں فاطمہ صغرا کا سامنا ہوگا
وہاں بھی غم کا کہاں اختتام ہے نینبُ

نوحہ

حضرت زینب بنت علیؑ

میں زینبؓ ہوں مجھے چادر اڑھانے آ مرے غازی
مرے بھائی سے پھر مجھکو ملانے آ مرے غازی

تجھے یہ بھی خبر ہے میں کبھی گھر سے نہیں نکلی
مجھے بازار میں چلنا سکھانے آ مرے غازی

ردا میں چھن چکی ہیں اب رن لے آئے ہیں ظالم
مدینے میں کیا وعدہ نبھانے آ مرے غازی

سب اپنی اپنی لاشوں کو اٹھا کر لے گئے رن سے
مرے مظلوم کا لاشہ اٹھانے آ مرے غازی

یہ نازوں کی پلی ہے شر کے ہاتھوں نہ مر جائے
سیکینہ کو طمانچوں سے بچانے آ مرے غازی

ہنار کی نوک پر لاشہ اٹھا کر لے گئے ظالم
مرے اصغر کو تربت میں پھپانے آ مرے غازی

میں بے چادر بھلا کس طرح سے دربار میں جاؤں
محبے پر دلیں میں اتنا بتانے آ مرے غازی

نہ سینہ ہے شہیر دیں کا نہ اسکو نیند آتی ہے
مری جاگی سیکینہ کو سلانے آ مرے غازی

تجھے سقة بنایا تھا مرے مظلوم بھائی نے
بہت پیاسے ہیں سب پانی پلانے آ مرے غازی

ظفر زینب بندھے ہاتھوں سے ماتم کر کے کہتی تھیں
مرے عابد کو دردوں سے بچانے آ مرے غازی

نوحہ

قبر زہراآ پہ نسب پکاریں میں اجز کروطن آگئی ہوں
 اپنے کنبے کو مقتل میں کھو کر لیکے رنج و محن آگئی ہوں

روئیں ماں کی لحد سے لپٹ کر یاد کر کر کے اپنا بھرا گھر
 اور کچھ تو نہ لائی سفر سے لیکے اجزا چمن آگئی ہوں

حال کیسے سفر کا بتاؤں ہو اجازت تو بازو دکھاؤں
 اپنے مظلوم بھائی کو دیکر آنسوؤں کا کفن آگئی ہوں

ظلم ہم پر ہوا بے تحاشہ دیکھا بھائی کا پامال لاشہ
 لیکے دشتِ مصیبت سے اماں خوں بھرا پیر، ہن آگئی ہوں

جب اٹھائی تھی لاشِ سکینہ یاد آیا تھا شہرِ مدینہ
 قبرِ بائی سکینہ بنا کر جانے کیسے وطن آگئی ہوں

ظلم کے سارے دربار دیکھے شام و کوفے کے بازار دیکھے
 کربلا کی زمیں پہ سُلا کر اپنے سب گلبدن آگئی ہوں

سب نے دیکھی مری بے ردائی وہ شرابی یہ زہراآ کی جائی
 جانے کیوں موت آئی نہ مجھ کو دل میں لیکر گھشن آگئی ہوں

کون درڑوں سے ہم کو بچاتا کون پیاسوں کو پانی پلاتتا
 کلمہ گویوں کی مہمان بن کر ہائے تغہ دہن آگئی ہوں

نوحہ

سکینہ کو شہر دیں کی جدائی مار ڈالے گی
 درِ زندگی پر ڈکھیا کی دہائی مار ڈالے گی
 نہ چھینو نینبُ و کلثوم کے سر کی رداوں کو
 نبی کی بیٹیوں کو بے رداوی مار ڈالے گی
 غلط فہمی تھی یہ ہندہ کے بیٹے کی غلط فہمی
 بنی ہاشم کو اک دن کی لڑائی مار ڈالے گی
 برستے پتھروں میں قافلہ گوفے سے گزرتا ہے
 نبی زادی کو یہ سنگ آزمائی مار ڈالے گی
 سر شیر سے روکر گہا نینبُ نے راہوں میں
 سکینہ کو یہ امت میرے بھائی مار ڈالے گی
 کسی گمنام رستے سے گزر جاتے تو اپھا تھا
 گلی کوچوں کی عابد کو سجائی مار ڈالے گی
 ظفر اجڑا ہوا جب قافلہ یثرب میں جائے گا
 علی اکبر کی صغری کو جدائی مار ڈالے گی

شام چلو

باندھ کر ماتم شیئر کا ارام چلو
کربلا والوں کے چہلتم کے لئے شام چلو

ایک معصوم یقینہ کی ہے تربت اُس میں
چونے شام کے زندگی کے درود بام چلو

بالیاں اور رداوں کا تبرک لے کر
پُرسہ شیئر کا دینے کے لئے شام چلو

آئی ہیں فاطمہ مظلوموں کا پُرسہ لینے
قبر نبیب پہ پا ہو گیا گھر ام چلو

فرش مجلس کا بچھائے ہوئے زینبیہ میں
مُنشَّطِر ہونگے وہاں بانی اسلام چلو

لوگ کہتے ہیں جنہیں خاص کنیز زھرا
کر رہی ہیں وہی فضہ جہاں آرام چلو

مجھ سے پھر کا تپ تقدیر نے آکر یہ کہا
زاروں میں ہے تمہارا بھی ظفر نام چلو

چہلم امام

کرب و بلا میں ہم سرور کا چہلم کرنے آئے ہیں
زہرا کے اجڑے ہوئے گھر کا چہلم کرنے آئے ہیں
جس کے جنازے پر اُس کے سجادوں بھی رونے نہ دیا
اُس پیکس لاش بے سر کا چہلم کرنے آئے ہیں
سینے کی برچھی نے جس کورن میں بنایا تھا دو لہا
اُم لیلی کے اکبر کا چہلم کرنے آئے ہیں
اپنے وطن سے بے وطنی کے دل پر مصائب سہہ کر
سبط نبی ابن حیدر کا چہلم کرنے آئے ہیں
بائی سیکنہ کی تُربت پر اُن کی کنیزیں روئیں گی
بچے بھی ننھے اصغر کا چہلم کرنے آئے ہیں
جن پر اُس کی مظلومی روئی تھی خود شامِ غم میں
زہرا کے اُس لختِ جگر کا چہلم کرنے آئے ہیں
جس کے حصہ کو زہر ملا جس کا قاسم پامال ہوا
اُس اجڑی بیوہ کے پسر کا چہلم کرنے آئے ہیں
کرب و بلا کے اس مقتل میں لشکر کی صورت میں ظفر
شاہ شہیداں کے لشکر کا چہلم کرنے آئے ہیں

نوحہ

می رہائی تو عابد یہ کام کر کے چلے
ہر اشک بالی سکینہ کے نام کر کے چلے

یہ اہل شام سے بولے اگر نہ ہو زحمت
دیا جلا دیا کرنا اگر ملے فرصت
بہن کے واسطے یہ اہتمام کر کے چلے

ذعا جو کرتی تھی رو رو کے وہ بھی دن آئے
وہ جس کے دل میں یہ ارمان تھا وطن جائے
اُسے حوالہ زندانِ شام کر کے چلے

سکینہ شام کے زندگی میں رہ گئی تھا
چلے اسیر رہا ہو کے سوئے کرب و بلا
یہ معركہ بھی تو عابد تمام کر کے چلے

وطن بھی جا کے یہ روئیں گے شاہ کے غم میں
اب ان کی عمر بمر ہوگی شہبہ کے ماتم میں
جو زیست اپنی بہتر کے نام کر کے چلے

وہ کیسے بھولیں گے جو لگ گئے جدائی کے داغ
جلائے قبر پر رو رو کے آنسوؤں کے چراغ
دلوں کے صبر کی خاطر یہ کام کر کے چلے

کہا تھا گھر کو کٹاؤ نگا دیں پچاؤ نگا
میں اپنے سر کو کٹاؤ نگا دیں پچاؤ نگا
یہی حسین علیہ السلام کر کے چلے

کوئی ہمارا مرا تو کہا حسین حسین
عزؑ کا فرش بچا تو کہا حسین حسین
یہ انتظام بھی چوتھے امام کر کے چلے

کریں گے ماتم شہہ عمر بھر ظفر عمران
عزؑ میں روئیں گے شام و سحر ظفر عمران
شفاعتوں کا یہی اہتمام کر کے چلے

ظفر صدا یہی آتی تھی اے مرے بابا
سبھی وطن گئے میں قید میں رہی تنہا
لحد پر اہل حرم جب سلام کر کے چلے

